مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱ — جنوری 2023ء

جلد: ۲۷ — جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

خلیفۂ اوّل سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظِ ختمِ نبوت

حق کی للکار اور باطل کا فرار

قادیانیت سے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے پانچ خطوط

چناب نگر قادیانیوں کی دعوتِ طعام میں مسلمانوں کی شرکت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ : ۱　　جلد : ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد قاسم رحمانی	چوہدری محمد اقبال
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد　مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

حق کی للکار اور باطل کا فرار	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

عبادت نبوی ﷺ (پہلا حصہ)	مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	06
خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ	09
سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	12
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:12)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	14

شخصیات

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ ختم نبوت	مولانا اللہ وسایا	18
عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ	// //	27
ابن الازہر مولانا نسیم شاہ قیصر رحمۃ اللہ علیہ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	32

ردقادیانیت

قادیانیت سے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے پانچ خطوط	ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری	34
محاسبہ قادیانیت جلد ۲۱ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	40
چناب نگر قادیانیوں کی دعوت طعام میں مسلمانوں کی شرکت	مولانا توصیف احمد	42

متفرقات

عدالتی فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے دائر اپیلیں واپس	مولانا محمد یاسر	44
سالانہ ختم نبوت اجتماع ضلع صوابی	مولانا نعیم اللہ حقانی	47
تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

حق کی للکار اور باطل کا فرار

ایک ذمہ دار دوست نے سوشل میڈیا پر چلنے والی ایک اہم مگر افسوسناک خبر بھجوائی جس میں درج تھا:

۱...... اے. آئی. جی انکوائریز سی. پی. او پنجاب پولیس لاہور وقاص حسن نتھوکہ (معروف سکہ بند قادیانی) کو ایس. ایس. پی ایڈمنسٹریشن سی. ٹی. ڈی مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن ۲۳ر نومبر ۲۰۲۲ء کو ہوا۔ ہمیں ۲۸ر نومبر کو اس کی کاپی ہاتھ لگی۔

۲...... ابوبکر خدا بخش نتھوکہ سکہ بند جنونی قادیانی اس کی ۶ر جنوری ۲۰۲۲ء کو ریٹائرمنٹ ہونا تھی اور ساتھ ہی سازش و منصوبہ بندی سے اسے نئے معاہدہ کے تحت ایف. آئی. اے کا ایڈوائزر سابقہ وفاقی عمران حکومت لگا دینا چاہتی تھی۔ جس پر ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ۶ر جنوری کو یہ قادیانی ریٹائرڈ ہوگیا۔ نئے عہدہ، نئے معاہدہ کا خواب اس کے لئے ''بلی کو چھیچھڑوں کے خواب'' ثابت ہوا۔

اب ۲۸ر نومبر ۲۰۲۲ء قابل اعتماد ذرائع سے سوشل میڈیا پر خبر چلی کے اسے نیب کا ڈی. جی لگایا جارہا ہے۔ ابوبکر خدا بخش نتھوکہ جنونی قادیانی، وقاص حسن نتھوکہ سکہ بند ملعون قسم کا قادیانی، ابوبکر قادیانی کا بھتیجا اور داماد ہے۔ قادیانی نواز حلقوں کی بدباطنی ملاحظہ ہو کہ وقاص حسن نتھوکہ قادیانی کو پنجاب حکومت کے ہاتھوں نوازا جارہا ہے، جبکہ ابوبکر نتھوکہ قادیانی کو وفاقی حکومت کے ہاتھوں ایک ریٹائرڈ آفیسر کو محض قادیانی ہونے اور وفاقی ذمہ دار شخصیت سے ذاتی تعلقات رکھنے کے باعث انہیں کے ہاتھوں نوازا جارہا ہے۔

ان دوخبروں سے ہم مسکینوں کی کیا کیفیت بنی ہوگی ہر ذمہ دار اپنے فرائض منصبی سے باخبر اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنے والا ایسی کیفیت کا اندازہ کرسکتا ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب سے عرض کیا انہوں نے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کو صورت حال سے باخبر کیا۔ ملک بھر کے جماعتی ساتھیوں کو صوتی پیغام بھجوا کر اس بے انصافی اور ستم گری کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے کہا گیا۔

ساتھ ہی مخدوم گرامی قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم سے فون پر پیغام بھجوایا کہ خطرناک کھیل پر وفاقی حکومت کو روکیں اور قادیانیت نوازی کی اس تازہ نئی صورت حال کے آگے

سنگ سکندری قائم کریں۔مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا عبیدالرحمٰن انور کو پنجاب گورنمنٹ کی نئی کارستانی سے متعلق آگاہ کیا کہ وہ جناب حافظ عمار یاسر صاحب سابق صوبائی وزیر اور ق لیگ کے مرکزی راہنما کو باخبر کریں۔وہ محترم جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب کو اس کی تلافی کی طرف متوجہ کریں۔چنانچہ موصوف نے فی الفور بات کو آگے چلانے کا وعدہ فرمایا۔فقیر نے یہی درخواست اپنے مخدوم اور وفاق المدارس کے قائد محترم حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم سے کی۔انہوں نے واپسی میسج کے ذریعہ جواب دیا کہ محترم چوہدری پرویز الٰہی سے فوری طور پر رابطہ کر کے بات کرتا ہوں۔اسی طرح محترم مولانا حافظ محمد طاہر اشرفی سے بھی عرض کیا کہ وہ اپنا کردار ادا کریں۔حافظ صاحب نے واپسی پیغام میں وقاص نتھوکہ قادیانی کے سی.ٹی.ڈی میں جانے پر تو بہت تشویش کا اظہار کیا۔ادھر مجلس کے تمام رفقاء نے جگہ جگہ اجلاس، احتجاجی مراسلے، احتجاجی خبریں، جمعہ پر احتجاج کی کال دے کر بہت مستعدی سے بات کو آگے چلایا۔

چنانچہ ۲/دسمبر۲۰۲۲ء جمعہ سے قبل مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ثانی کو حضرت مولانا عبیدالرحمٰن صاحب کا فون آیا کہ محترم جناب حافظ عمار یاسر صاحب کا پیغام آیا ہے کہ وقاص حسن نتھوکہ قادیانی کا نئی پوسٹ پر تعیناتی کا حکم کینسل کر دیا گیا ہے۔اس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔محترم مولانا عبیدالرحمٰن صاحب کے ذریعہ جناب حافظ عمار یاسر صاحب کی مساعی کا شکریہ ادا کیا۔

اگلے دن ہفتہ ۳/دسمبر کو مخدوم گرامی حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے بھی یہ خوشخبری دی کہ محترم چیف منسٹر سے میری بات ہو گئی تھی اس نتھوکہ قادیانی کا تبادلہ منسوخ کر کے واپس محکمہ رپورٹ کرنے کا اسے پابند کیا گیا۔اس کا نوٹیفکیشن بھی موصول ہو گیا۔جو اس شمارہ میں درج ہے۔ڈاکٹر دین محمد فریدی کے درد کا مداوا بھی ہو گیا۔الحمدللہ! وہ تمام حضرات جنہوں نے اس مشکل مرحلہ میں مدد کی، رہنمائی فرمائی، کلمہ خیر کہا، سب کو حق تعالیٰ دارین کی فوز وفلاح سے سرفراز فرمائیں۔

اب رہا معاملہ ابوبکر خدابخش قادیانی کی نئی تقرری کا کہ اسے نیب میں عہدہ دیا جا رہا ہے۔یہ وفاقی حکومت سے متعلق تھا ہمارے مخدوم گرامی قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فوری اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ وزیراعظم سمیت تمام متعلقہ اداروں کے سربراہان سے معلوم کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کے کرم کو دیکھو کہ حضرت مولانا مدظلہم کے ایک کلمہ خیر کہنے سے تمام سازش کی دہکتی بھٹیوں پر منوں برف پڑ گئی وہ ایسے اوس زدہ ہوئے کہ سرے سے مکر گئے کہ بالکل کہیں نہیں ہو رہا۔حضرت مولانا مدظلہم کی للکار حق سے سبھی کانوں کو ہاتھ لگا کر خود سٹینڈ اپ ہو گئے اور آئندہ کا خدشہ بھی دم توڑ گیا۔

حضرت مدظلہم نے فقیر کو فون کیا۔ باہر کے سفر کے باعث میرا فون بند تھا آپ نے حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب سے فرمایا۔ انہوں نے اس خوشخبری سے مجھے بھی حضرت مولانا مدظلہم کا ممنون احسان کیا۔

تمام رفقاء کرام کو مبارک ہو کہ آپ حضرات کی ایک دو روز کی بے قراری، اضطراب اور محنت وکاوش کو حق تعالیٰ شانہ نے ثمر بار فرمادیا اور یوں ایک آزمائش سے سرخرو ہوگئے۔ قادیانیت کے چہرہ پر شکست کا کلنک وارد ہوگیا۔ بہت ہی شکریہ ان تمام محسن حضرات کا جو اس مشکل گھڑی میں ہمارا سہارا بنے۔ سچ ہے کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا، باطل ہے ہی بھاگنے کے لئے۔ رب کریم جو کچھ ہوا آپ کے کرم سے ہوا جو ہوگا آپ کے کرم سے ہوگا۔ ہمیں ہمہ وقت آپ ہی کا کرم درکار ہے۔ ہم سب تیرے ہی در کے بھکاری ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین. آمین ثم آمین!

1800713-2903

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
POLICE DEPARTMENT

Dated Lahore the 02 December, 2022

NOTIFICATION

No. 253/2022/PS/HQ. Mr. Waqas Hassan (PSP/BS-19), SSP Administration, CTD Punjab, Lahore, is hereby transferred, with immediate effect and directed to report to Central Police Office, Punjab, Lahore.

Sd/-

KUNWAR SHAHRUKH, PSP
Inspector General of Police/PPO,
Punjab

No & date even:

Copy to :-

1. The Secretary, Establishment Division, Cabinet Secretariat, Govt. of Pakistan, Islamabad.
2. The Chief Secretary, Government of the Punjab, Lahore.
3. The Addl. Chief Secretary (Home), Government of the Punjab.
4. The Principal Secretary / Military Secretary to Governor Punjab, Lahore.
5. The Principal Secretary to Chief Minister, Punjab.
6. The Secretary (Services), S&GAD, Government of the Punjab.
7. The Director (PD), Establishment Division, Cabinet Secretariat, Govt. of Pakistan, Islamabad.
8. All Additional Inspectors General of Police, in Punjab, Lahore.
9. The Additional Inspector General of Police, CTD, Punjab, Lahore.
10. The Accountant General, Punjab.
11. The Assistant Inspector General of Police, Discipline, CPO Punjab, Lahore.
12. The Personal Staff Officer (PSO) to PPO/IGP Punjab, Lahore.
13. The District Accounts Officer, concerned.
14. The Director Public Relations, CPO Punjab, Lahore.
15. The Officer concerned.
16. The Superintendent, Government Printing Press, Punjab, Lahore for publication in the official Gazette.
17. The Deputy Director, CPO Punjab for placing it in the UO File of the officer.
18. The Assistant Director (Personnel) to PPO/IGP Punjab, Lahore.

(RAI BABAR SAEED) PSP
Deputy Inspector General of Police,
Headquarters, Punjab

عبادت نبوی ﷺ

پہلا حصہ　　مولانا محمد منظور نعمانیؒ

عبادت ہر پاکیزہ روح کی غذا اور ہر قلب سلیم کے لئے آرام اور چین کا وسیلہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اس باب میں جو حال تھا، اس کا کچھ اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کا نزول جب شروع بھی نہیں ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبادت کا بلکہ کسی چیز کا بھی کوئی حکم آپ ﷺ کو نہیں ملا تھا تو آپ ﷺ خود اپنے اندرونی جذبے اور تقاضے سے مجبور ہوکر سب سے الگ یکسو ہوکر مکہ کی آبادی سے کافی فاصلہ پر جبل نور کی بہت اونچی ایک چوٹی کے غار میں جاجاکر عبادت کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں آغاز نبوت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی جو مفصل روایت ہے، اس کے الفاظ ہیں:

’’وکان یخلوا بغار حراءٍ فیتحنث فیه وهو التعبد اللیالی ذوات العدد‘‘

اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ سب سے یک سو ہوکر غار حرا میں کئی کئی دن معتکف رہتے تھے اور اس تنہائی کے عالم میں صرف اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے۔ یہاں تک کہ گھر بھی کئی کئی دن بعد تشریف لاتے تھے۔ میرے نزدیک آپ ﷺ کے ذوق عبادت کا اندازہ کرنے کے لئے نبوت اور نزول قرآن سے پہلے آپ ﷺ کا یہ معمول ہی کافی ہے۔

اس کے بعد نبوت کا دور شروع ہوگیا اور رسالت کی ذمہ داریاں آپ ﷺ پر عائد ہوگئیں، جن کے لئے آپ ﷺ کو بڑا وقت درکار تھا۔ نیز آپ ﷺ کی زندگی کو اب امت کے لئے، یعنی مستقبل کی پوری نسل انسانی کے لئے اسوہ ونمونہ بھی بننا تھا۔ اس لئے اب اس کی تو گنجائش ہی نہیں رہی کہ سب سے الگ تھلگ رہ کر حراء جیسے غار میں ہمہ وقت اپنے پروردگار کی یاد اور عبادت میں آپ ﷺ مصروف رہ سکیں۔ چنانچہ اس کے بعد وحی الٰہی کی رہنمائی میں آپ ﷺ کی عبادت کا ایک ایسا معتدل اور متوازن نظام قائم ہوگیا۔ جس کے ساتھ سارے پیغمبرانہ کام انجام پاتے رہیں اور امت کے لئے اس کی تقلید اور پیروی میں زیادہ زحمت اور مشقت بھی نہ ہو۔ دیکھنے والا اگر صحیح نظر رکھتا ہو تو آپ ﷺ کی حیات طیبہ اس کو ایک نہایت جامع، حسین اور متوازی پیغمبرانہ زندگی نظر آئے گی۔ جس میں نماز، روزہ، اعتکاف، صدقات وقربانی، عمرہ وحج اور اذکار ودعوات جیسی تمام عبادات اپنی اپنی جگہ مختلف رنگ وبو رکھنے والے نہایت حسین وجمیل پھولوں کی طرح درخشاں ہیں اور پھر ان سب میں چوں کہ نماز سب سے اہم اور مکمل ہے اس لئے آیئے رسول اللہ ﷺ

کی نماز ہی کی کچھ باتیں کریں۔ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک کو نماز میں جو کیفیت ولذت حاصل ہوتی تھی اور روح پاک کو جو لطیف ولذیذ غذا ملتی تھی، بلاشبہ اس کا ادراک واحساس تو ان ہی بندگان خدا کا حصہ ہے۔ جنہوں نے اس دولت سے کوئی حصہ پایا ہو اور اس کا کچھ ذائقہ بھی چکھا ہو۔

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تانہ چشی

لیکن ہم جیسے عوام بھی ''قرۃ عینی فی الصلوٰۃ'' (نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔) یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔ اور ''قم یا بلال ارحنی بالصلوٰۃ'' (کبھی کبھی نماز کا وقت آجانے پر آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کرتے تھے۔ مطلب یہ ہوتا کہ بلال اٹھو اور نماز شروع کر کے میرے دل کو چین وراحت پہنچاؤ) جیسے آپ ﷺ کے ارشادات سے اس کا کچھ نہ کچھ اندازہ کر سکتے ہیں جو خوش نصیب بندے اس دولت سے کچھ بہرور ہوئے ہیں، انہوں نے اپنی یافت اور اپنے تجربے کے مطابق اس اجمال کی تفصیل بھی اپنے کلمات میں بیان کی ہے۔ مثلاً امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

نماز ہی بیماران عشق ومحبت کا چین وآرام ہے۔ حضور ﷺ کے ارشاد ''ارحنی یا بلال'' میں اسی طرح اشارہ ہے اور ''قرّۃ عینی فی الصلوٰۃ'' میں بھی اسی مدعا کا اظہار ہے۔ جو نماز پڑھنے والا نماز کی حقیقت سے آشنا ہے، وہ نماز ادا کرتے وقت گویا اس دنیا کے دائرے سے نکل کر ایک دوسرے عالم میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس کو اس دولت عظمیٰ میں سے کچھ حصہ مل جاتا ہے جو آخرت کے ساتھ مخصوص ہے، یعنی بے شائبہ ظلیت ''ایک گونہ وصال ولقا میسر ہو جاتا ہے۔''

''ان احدکم اذا اقام فی الصلوٰۃ فانّما یناجی ربّہ'' (جمع الفوائد بحوالہ صحیحین ونسائی عن انسؓ)

تم میں سے کوئی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے وہ اپنے دل کی باتیں کرتا ہے۔

اس حدیث میں جس کیفیت کو ''یناجی ربہ'' کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے، یقیناً اس کا اعلیٰ ترین درجہ حضور ﷺ کو نماز کی حالت حاصل ہوتا تھا اور غور کر کے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہر چیز سے زیادہ ہمارے اپنے رب سے اس بلاواسطہ مخاطبہ اور مکالمہ میں آپ ﷺ کو کیسی لذت اور حلاوت ملتی ہوگی۔ اس کیفیت کے سمجھنے میں امام ربانی ہی کا ایک اشارہ ہماری کچھ رہنمائی اور مدد کر سکتا ہے۔ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں نماز کا درجہ ومقام وہی ہے جو آخرت میں دیدار الٰہی کا ہے۔ اس دنیا میں بندے کو مولیٰ کا انتہائی قرب نماز ہی میں حاصل ہوتا ہے اور آخرت میں انتہائی قرب دیدار کے وقت نصیب ہوگا۔''

نماز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے قلبی تعلق کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہجرت سے پہلے طائف میں اور بعد کو احد کے معرکے میں دشمنوں کے ہاتھ سخت سے سخت تکلیفیں پہنچنے پر بھی آپ ﷺ نے

موذیوں کے حق میں بددعا نہیں فرمائی بلکہ ان کی ہدایت اور انجام بخیر ہی کی دعا کی۔لیکن غزوہ احزاب میں جب دشمنوں نے ایک دن آپ ﷺ کو نماز عصر پڑھنے کی مہلت نہ دی اور آپ ﷺ کی وہ نماز اس دن قضا ہوگئی تو اتنی سخت بددعا زبان مبارک سے نکلی کہ اس سے سخت بددعا شاید کسی کے لئے سوچی بھی نہیں جاسکتی۔ حدیث کی کتابوں میں آپ ﷺ کی اس بددعا کے الفاظ یہ نقل کئے گئے ہیں:

’’حبسونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر ملاء اللہ بیوتھم وقبورھم ناراً (متفق علیہ)‘‘

ان لوگوں نے آج ہمیں عصر کی نماز پڑھنے نہیں دی۔اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھردے۔

نماز میں روح پاک کو جو لذت اور حلاوت ملتی تھی، اس کا اندازہ کرنے کی ایک راہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے فیض یافتہ صحابہ کرام کی اس حالت سے اس کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اس سلسلے کے بہت سے قابل ذکر واقعات میں سے صرف ایک واقعہ یہاں یاد کر لیجئے جو سنن ابی داؤد اور مسند احمد میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ میں خطرے کے ایک موقعہ پر رات کو پہرہ دینے کے واسطے دو صحابیوں کو متعین فرمایا، ان میں سے ایک مہاجر تھے اور دوسرے انصاری۔ان صاحبوں نے ڈیوٹی کو نصف نصف تقسیم کرلیا۔یعنی طے کیا کہ ہر ایک آدھی آدھی رات پہرہ دے اور دوسرا اس وقت سوئے۔انصاری صحابی نے رات کے پہلے حصے میں پہرہ دینا شروع کیا اور مہاجر ساتھی قرارداد کے مطابق سوگئے۔پھر ان انصاری بزرگ نے خالی جاگنے کی بجائے یہ بہتر سمجھا کہ نماز میں مشغول رہ کر یہ وقت گزارا جائے۔

چنانچہ انہوں نے نماز شروع کردی۔دشمن کی جانب سے کوئی شخص آیا اور اس نے آدمی کو کھڑا دیکھ کر تیر مارا، اور جب یہاں کوئی حرکت نہ ہوئی اور نہ کوئی آواز نکلی تو شاید یہ سمجھ کر کہ نشانہ غلط ہوگیا، دوسرا اور پھر اسی طرح تیسرا تیر مارا۔ادھر یہاں ہر تیر ان کے جسم میں پیوست ہوتا رہا اور یہ نماز میں مشغول رہے۔ اطمینان سے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور نماز پوری کر کے مہاجر ساتھی کو جگایا۔انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ ایک نہیں تین تین جگہ سے خون جاری ہے انہوں نے ماجرا پوچھا اور کہا کہ تم نے مجھے شروع ہی میں کیوں نہ اٹھادیا۔ان انصاری بزرگ نے جواب دیا۔میں نے ایک سورۃ (سورہ کہف) شروع کررکھی تھی۔میرا دل نہ چاہا کہ اس کے ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں۔لیکن پھر مجھے یہ خطرہ ہوا کہ اگر اسی طرح پے درپے تیر لگتے رہے اور میں یوں ہی مرگیا تو حضور ﷺ نے پہرے داری کی جو خدمت ہمارے سپرد کی تھی فوت ہوجائے گی۔اس خیال سے میں نے رکوع کردیا۔اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو سورۃ ختم کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتا۔ اگرچہ مرہی کیوں نہ جاتا۔ جاری ہے!!!!

خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مولانا محمد اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ

’’نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، ثانی اثنین اذھما فی الغار...... الخ‘‘

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت ساری چیزوں میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آگے ہیں۔مردوں میں سے سب سے اوّل اسلام قبول کیا، سب سے پہلے قرآن شریف کا نام مصحف رکھا، سب سے پہلے وہ شخص ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کفار سے لڑے، اس لئے وہ دین الٰہی اور دعوت نبوت کے سب سے پہلے مجاہد ہیں۔سب سے پہلے خلیفہ راشد ہیں، سب سے پہلے بیت المال قائم کیا۔سب سے پہلے انہوں نے خلافت کے لئے ولی عہد مقرر کیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے اجتہاد کیا، سب سے پہلے ان کا لقب خلیفہ ہوا، اسلام میں سب سے پہلے ان کا لقب عتیق ہوا، امت محمدیہ میں سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے، سب سے پہلے اسلام میں انہوں نے مسجد بنوائی، اسلام میں سب سے پہلے انہیں صدیق کا لقب ملا۔

میں نے جس آیت کریمہ کا ذکر کیا ہے اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو(ثانی اثنین) فرمایا گیا ہے۔اس سے یہ نکتہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ جہاں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ہیں، وہیں وہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثانی یعنی کہ دوسرے نمبر پر ہیں۔ایمان میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔تبلیغ ودعوت میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔دین کی نصرت میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔امامت وخلافت میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔روضہ میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔حشر میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔جنت میں حضور اوّل ہیں، ابوبکر ثانی ہیں۔

گرامی قدر احباب! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوری کی پوری زندگی شریعت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ان کی ہر رات عبادت میں اور ہر رات اتباع سنت میں گزرتی تھی۔

ایک دن حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: آج تم میں روزہ کس نے رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا: جنازے کے ساتھ کون گیا تھا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر صحابہ سے سوال کرتے ہیں: محتاج کو کھانا کسی نے کھلایا تھا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے! سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پھر دریافت

کرتے ہیں: بیمار کی عیادت کس نے کی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے! یہ سن کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ اوصاف جس میں جمع ہوں وہ جنتی ہے۔‘‘

اتباع سنت کا یہ جذبہ تھا کہ وفات کے قریب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں دفن کیا گیا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ’’تین کپڑوں میں‘‘ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’میرے کفن میں بھی تین کپڑے ہوں، دو یہ چادریں جو میرے بدن پر ہیں دھولی جائیں اور ایک نئی چادر لی جائے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کو ان کا اتباع سنت کا جذبہ اس قدر پسند آیا کہ وفات میں بھی انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت عطا ہوگئی۔ چنانچہ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ انتقال کے دن فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس دن رحلت فرمائی؟ لوگوں نے کہا: پیر کو۔ آپ نے فرمایا: ’’مجھے امید ہے میری موت بھی آج ہی ہوگی۔‘‘ اور یہ پیر ہی کا دن تھا۔ ان واقعات کی بنا پر ہی دل بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سچے عاشق رسول بلکہ فنافی الرسول تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وما علینا الّا البلاغ!　　(مجموعہ تقاریر شیخوپوری ص۴۰، ۴۱)

مرثیہ ...... حضرت مولانا محمد اکرم طوفانیؒ کی یاد میں

لَاشَکَّ فِیْ الحُبِّ مَذْکُوْرٌ وَمَنْقُوْلٌ　　وَالْاَمْرُ اِذْ جَاءَ قَدْ رَاحُوْا بِمَعْمُوْلٌ
قَدْ بَأنَ مَنْ اَبْذَلَ الْاَیَّامَ مُجْتَھِداً　　اَلْقَلْبُ یَبْکِیْ وَعَقْدُ الصَّبْرِ مَحْلُوْلُ
اَبْدیٰ عَلَی النَّاسِ عَنْ تِلْبِیْسِ مَلْعُوْنُ　　کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ مِرْزَا کَانَ مَفْعُوْلُ
اَحْریٰ اَقُوْلُ لَہٗ کَانُوْا کَغَضَنْفَرٍ　　بَلْ فَوْقَہٗ مِنْہُ تَنْظُر ھٰذِہٖ تَمْثِیْلُ
فَاغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ یَا رَحْمٰنُ یَارَاحِمُ　　اَکْرِمْ لِاَکْرِمِکُمْ خَیْراً وَمَقْبُوْلُ

ترجمہ: (جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے) ان کی محبت کی داستان ایسی عجیب وغریب ہے جس کو (محفلوں اور مجلسوں میں) ذکر اور نقل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم جب آ گیا تو وہ اپنے اعمال کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گئے۔ ساری زندگی (جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کے دجل فریب کو تشت ازبام کرنے کے لئے) خوب محنت کرنے والے ہم سے جدا ہوگئے، دل گریا کناں ہے اور صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ مرزا ملعون کے مکر وفریب خوب کھول کر لوگوں کو سنائے اور کہا کرتے تھے کہ مرزا (آگے کا ترجمہ اپنی زبان میں خود کرلیں)۔ میرے مناسب تو یہ ہے کہ میں ان کو شیر سے تشبیہ دوں، بلکہ وہ شیر سے بھی زیادہ بہادر تھے یہ تو فقط ایک تمثیل ہے۔ اے رحمان، رحم کرنے والے! وہ ان کی بخشش مغفرت اور ان پر رحم فرمائے گا اور اپنے اکرم طوفانی کا عمدہ اکرام فرمائے گا۔

(مولانا عبدالحق علوی اٹک)

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

☆...... حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کی خدمت میں جب سواری لائی گئی تو انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھی: ''بِسْمِ اللہ'' جب سواری پر ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے تو دعا پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ. وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' ﴿تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اتنے (طاقت ور) نہ تھے کہ اس کو قابو کر لیتے۔ بے شک ہم نے اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنا ہے۔﴾ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر، تین مرتبہ الحمد للہ پڑھا اور یہ دعا پڑھی: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' ﴿اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ آپ میرے گناہوں کو بخش دیں۔ بے شک آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔﴾

☆...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی اٹھا کر یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ زَوِّلْنَا الْاَرْضَ وَ ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ'' ﴿اے اللہ آپ ہی سفر میں ساتھی اور گھر میں نائب ہیں، اے اللہ! ہمارے لئے زمین کو مختصر کر دیجئے، اور ہمارے لئے سفر آسان فرما دیجئے۔ اے اللہ! میں آپ سے سفر کی مشقت اور واپسی پر غم سے پناہ مانگتا ہوں۔﴾

☆...... راقم کو سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا: انہیں مدرس حرم مولانا محمد مکی حجازی مدظلہ نے اپنے والد محترم مولانا خیر محمد مکیؒ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا کہ درج ذیل دو آیات ایسی ہیں کہ کوئی انسان سواری پر سوار ہو کر یہ آیات سات مرتبہ پڑھ لئے تو اس کا ایکسڈنٹ نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیّت میرے ذمہ، دعا یہ ہے: ''وَمَا قَدَرُوا اللہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعاً قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْھَا بِسْمِ اللہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم''

راقم نے مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ سے اس حدیث شریف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث پاک طبرانی شریف میں موجود ہے۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

بڑھاپے کی شادی: اردو کے ایک نامور اور کہنہ مشق شاعر نے پریشان ہو کر کہا: ”اب مجھے شادی کر لینی چاہئے“۔ ”تو اس میں پیشانی کی کیا بات ہے؟، کر لیجئے“ مجاز نے مشورہ دیا۔

”لیکن بات یہ ہے کہ میں کسی بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔“

مجاز نے نہایت سادگی سے جواب دیتے ہوئے کہا: ”آپ کسی سے بھی شادی کر لیجئے،...... بیوہ تو وہ بے چاری ہو ہی جائے گی۔“ (کشت زعفران ص ۱۵۲)

کیا دیر لگتی ہے:: مجاز اپنی نیم دیوانگی کی حالت میں ایک بار کسی مجلس وعظ میں پہنچ گئے۔ ان کے کسی جاننے والے نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا: ”حضرت مجاز! آپ اور یہاں“

جی ہاں! مجاز نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا: ”آدمی کو بگڑتے کیا دیر لگتی ہے بھائی۔“ (ص ۱۵۳)

بچت نہ ہوئی: اردو کے افسانہ نگار سعادت حسن منٹو ایک ریستوران میں چائے پینے گئے، چائے ڈالتے وقت کیتلی ان کے ہاتھ سے گر کے ٹوٹ گئی۔ بیرا ساڑھے چار روپے کا بل لایا۔ آٹھ آنے چائے کے اور چار روپے کراکری کے۔ منٹو نے خاموشی سے بل ادا کر دیا۔ دوسرے دن وہ پھر اسی ریستوران میں چائے پینے گئے ابھی وہ چائے پی رہے تھے کہ ایک دم شور ہوا سانپ، سانپ۔ ریستوران میں بھگدڑ مچ گئی۔ میزیں الٹ گئیں اور برتن ٹوٹ گئے لوگ باہر بھاگنے لگے۔ بیروں نے کسی نہ کسی طرح سانپ کو مار ڈالا۔ جب بیرا منٹو کے پاس بل لایا تو وہ صرف آٹھ آنے کا تھا۔ منٹو نے اس سے پوچھا آج آپ نے اس میں کراکری کی قیمت نہیں لگائی۔ بیرے نے کہا صاحب اس میں آپ کا کیا قصور ہے؟ کراکری تو سانپ کی وجہ سے ٹوٹی ہے۔ منٹو نے بل ادا کرتے ہوئے کہا: ”مگر مجھے تو کوئی بچت نہ ہوئی سانپ چار روپے کا خرید کر لایا تھا۔“ (ص ۱۵۶)

س، ش: اختر شیرانی شراب کے نشے میں دھت تھے کہ اچانک ساحر لدھیانوی اور شورش کاشمیری مل گئے۔ ساحر نے نہایت عقیدت سے اختر کو سگریٹ پیش کیا تو اختر صاحب سگریٹ کے لمبے لمبے کش لگاتے ہوئے جھوم کر بولے: ”مجھے دو چیزوں سے بے حد پیار ہے۔“

ساحر اور شورش ہمہ تن گوش ہو گئے اور اختر نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا: س اور ش سے، س یعنی سگریٹ اور ش یعنی شراب“ اور پھر دوسرے ہی لمحے ساحر اور شورش کی طرف نظر ڈالتے ہوئے بولے: اور

صرف یہی نہیں، س یعنی ساحراورش یعنی شورش سے بھی۔ (ایضاً ص۱۵۳)

اتاروں جوتا: قیام پاکستان سے قبل کا واقعہ ہے کہ ایک روز اختر شیرانی اپنے کسی دوست کے ہمراہ اپنے لئے جوتا خریدنے کی غرض سے انارکلی بازار میں جوتوں کی ایک مشہور دکان ''کالج بوٹ شاپ'' پر پہنچے۔ دکاندار نے ان دونوں کے سامنے جوتوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ لیکن اختر شیرانی کو کوئی جوتا پسند نہ آیا، اس پر دکاندار طنزیہ لہجے میں بولا: ''اتنے جوتے پڑے ہیں، لیکن آپ ابھی تک مطمئن نہیں ہوئے۔''

اختر شیرانی اس طنز کو فوراً سمجھ گئے اور جلدی جلدی ایک جوتا پہن کر بولے: ''بارہ روپے لیتے ہو یا اتاروں جوتا؟'' (ایضاً ص۱۶۳)

بقلم خود: میڈم نور جہاں کسی بنک میں گئیں اور چیک کاٹنے کے لئے انہیں قلم کی ضرورت پیش آئی، اتفاق سے وہاں اشرف صبوحی موجود تھے، انہوں نے اپنا قلم پیش کیا، چیک لکھ کر میڈم جب دستخط کرنے لگیں تو انہوں نے وہاں لکھا: ''نور جہاں بقلم خود''

صبوحی صاحب فوراً بول اٹھے: ''میڈم! بقلم صبوحی لکھئے! قلم تو آپ میرا استعمال کر رہی ہیں اور لکھ رہی ہیں بقلم خود'' (ایضاً ص۱۶۴)

انصاف کہاں ہے؟: روزنامہ امروز کراچی میں ایک مراسلہ چھپا، جس کا عنوان تھا: ''آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟'' لاہور امروز میں چراغ حسن حسرت نے اپنے کالم ''حرف و حکایت'' میں اس کے جواب میں لکھا: ''حضرت! اگر انصاف کراچی میں نہیں تو لاہور میں بھی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیچارہ انصاف گرمی کا موسم گزارنے مری چلا گیا ہے، آخر وہ بھی کیا کرے؟ لاہور والے بھی اسے آوازیں دے رہے ہیں، کراچی میں بھی لوگ اسے دم بھر کے لئے چین نہیں لینے دیتے۔ ذرا نظروں سے اوجھل ہوا اور شور مچ گیا کہ آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟ اس لئے اگر وہ چھٹی منانے مری چلا گیا ہے تو آوازیں دے دے کر اسے پریشان تو نہ کیجئے۔'' (ایضاً ۱۶۴)

کتنے؟: ماہ رمضان گزرنے کے بعد ایک دن مرزا غالب قلعہ گئے۔ بادشاہ نے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟ عرض کیا: ''پیرومرشد ایک نہیں رکھا۔''

میں شریک ہوں گا: مجروح سلطان پوری نے ساحر لدھیانوی سے برہم ہوتے ہوئے کہا: ''یاد رکھو ساحر! جب تم مرجاؤ گے تو اردو کا کوئی ترقی پسند ادیب تمہارے جنازے کے ساتھ نہیں جائے گا۔'' ساحر نے اپنے چیچک زدہ چہرے کو سہلاتے ہوئے جواب دیا: ''مجھے اس کا کوئی غم نہیں، لیکن میں پھر بھی ہر ترقی پسند ادیب کے جنازے میں شریک ہوں گا۔'' (ص۱۶۸)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 12 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

آپ نے جو دو نقص پیش کئے ہیں یہ دونوں نقص نسخ کے اصطلاحی معنی کی رو سے مسلمانوں پر عائد نہیں ہوتے بلکہ عیسائیوں کے اسلاف و پیشوا اور ''مقدس پولوس'' پر لازم آتے ہیں (اور مسلمان تو اس قسم کے خیالات سے کھلم کھلا برأت کا اظہار کرتے ہیں)۔ کیونکہ آپ کے اسلاف میں سے جناب ''پولوس'' نے ''نامہ عبرانیہ'' کے باب ۷ کی آیت ۱۸ میں یوں لکھا ہے: ''پس اگلا حکم اس لئے کہ کمزور اور بے فائدہ تھا اٹھ گیا۔'' اور اسی ''نامہ و رسالہ'' کے آٹھویں باب کی آیت ۷، ۱۳ میں یوں لکھا ہے: ''کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب ہوتا تو دوسرے کی جگہ تلاش کی حاجت نہ ہوتی، اور جب اس نے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا، اور وہ جو پرانا اور ادنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے۔'' دیکھئے! یہاں ان آیات میں ''مقدس پولوس'' تورات کے احکام کو کمزور، بے مصرف اور منسوخ فرماتے ہیں، اور تورات کو پرانا، عیب دار اور مٹنے کے نزدیک بتلاتے ہیں۔ رہا مسلمان! وہ تو نعوذ باللہ! یہ بات کہہ ہی نہیں سکتا! آپ کے پاس اس کا جواب کیا ہے؟

''پادری فنڈر'': (سے یہاں بھی کوئی جواب نہ بن پڑا بلکہ انہوں) نے یہ سب کچھ سن کر چپ سادھ لی، اور کچھ جواب نہ دیا۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے کہا: جناب نے جو نسخ کے محال ہونے کے بارے میں یہ چند صفحات لکھے ہیں وہ تو واجبۃ الاخـراج (نکال ڈالنے کے لائق) ہیں، کیونکہ وہ ''نسخ'' کے اس معنی کے ساتھ جو اہلِ اسلام کی اصطلاح کے موافق ہے، کچھ مناسبت نہیں رکھتے، اس پر ''پادری فرنچ'': نے کہا: کہ ہم سابق (یعنی پہلے مباحثہ ''مناظرۂ صغریٰ'') میں کہہ چکے ہیں کہ تورات کے وہی احکام منسوخ ہوئے ہیں جو مسیح کی نشانی تھے، اور ان کا نسخ مناسب تھا کیونکہ مسیح نے ان کو پورا کردیا۔ مگر وہ پیشین گوئیاں جو مسیح علیہ السلام کے حق میں تھیں منسوخ نہیں ہوئیں۔ اس کے بعد ''انجیل'' ہاتھ میں لے کر اس کے ''نامہ عبرانیہ'' کے دسویں باب کی یہ عبارت پڑھی:

''(۱) شریعت جو آنے والی نعمتوں کی پرچھائیں ہے اور ان چیزوں کی حقیقی صورت نہیں، ان قربانیوں سے جو وہ ہر سال ہمیشہ گزرانتے، ان کو جو وہاں آتے ہیں، کبھی کامل نہیں کرسکتی۔ (۲) نہیں تو وہ قربانی گزراننے سے باز آتے، کیونکہ عبادت کرنے والے ایک بار پاک ہو کے آگے کو اپنے تئیں گنہگار نہ جانتے۔ (۳) پر قربانیاں برس برس گناہوں کو یاد دلاتی ہیں۔ (۴) کیونکہ ہو نہیں سکتا کہ بیلوں اور بکروں کا

لہو گناہوں کو مٹا دے۔(۵) اس لئے وہ دنیا میں آتے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور نظر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا۔(۶) سوختنی قربانی اور ان قربانیوں سے جو گناہ کے لئے تھیں تو راضی نہ ہوا۔‘‘

یہ عبارت پڑھ کر ’’پادری فرنچ‘‘ نے (اپنے اعتبار سے بڑا تیر مارا اور) کہا کہ: اس قول کے مطابق تورات اور دوسری کتب مسیح علیہ السلام کی طرف اشارہ تھیں، اور مسیح علیہ السلام کے آنے کے بعد وہ سب پوری ہوگئیں، اور خدا قربانیوں سے راضی نہ تھا، اور انجیل میں کسی شخص کی طرف اشارہ نہیں ہے کہ جس کی آمد سے انجیل منسوخ ہو جائے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب‘‘: نے کہا: اگر ہم مان لیں! کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے سے تورات کے احکام پورے ہوگئے ہیں تو جو حکم کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے موقوف ہوگئے ہیں ان کو لازماً منسوخ کہنا پڑے گا، اسی طرح خود مسیح علیہ السلام نے جو حکم آپ منسوخ کئے یا حواریوں نے ان احکام پر نسخ کا قلم پھیرا، یقیناً ان کو بھی منسوخ کہنا پڑے گا۔ ان کے بارے میں آپ کیا جواب دیں گے؟

’’پادری فرنچ صاحب‘‘: نے کہا: وہ کون سا حکم ہے؟

’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے کہا: جیسا کہ ’’ذبح کا حکم‘‘! جو قوانین کے باب ۱۷ میں لکھا تھا، وہ ’’استثناء‘‘ کے بارہویں باب کی آیت ۱۵، ۲۰، ۲۲ کی رُو سے منسوخ ہوگیا۔ اور مفسر ’’ہارن صاحب‘‘ نے ان آیات کی شرح کے ذیل میں اپنی تفسیر کی پہلی جلد (مطبوعہ ۱۸۲۲ء) کے صفحہ ۶۱۹ پر اس حکم کی منسوخیت کا اقرار کیا ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے ’’ہارن صاحب‘‘ کی یہ عبارت پیش کی، جس میں صاف اور واضح لکھا ہوا ہے کہ: ’’مصر کو جانے کے چالیسویں برس فلسطین میں داخل ہونے سے پہلے وہ حکم منسوخ ہوگیا۔‘‘

’’پادری فرنچ صاحب‘‘: نے یہ عبارت سن کر سکوت اختیار کر لیا۔ ’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے فرمایا: اب تک تو ہماری بحث اور گفتگو نسخ کے امکان کے متعلق تھی اور ہماری غرض بالفعل اور مقصود صرف اتنا ہی ہے کہ کلام الٰہی کا منسوخ ہونا محال اور ممتنع نہیں، جیسا کہ پادری حضرات عموماً، اور آپ (یعنی پادری فنڈر صاحب) ’’میزان الحق‘‘ میں خصوصاً محال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب نسخ کا امکان ثابت ہوگیا تو انجیل میں اس کا بالفعل واقع ہونا حضرت خیر البشر ﷺ کی رسالت کے ثبوت کے بعد خود بخود واضح و آشکارا ہو جائے گا۔ الغرض! نسخ کے امکان اور اس کے بالفعل واقع ہونے (دونوں علیحدہ باتوں) میں بہت بڑا فرق ہے۔

’’پادری فنڈر صاحب‘‘: نے کہا: کہ ہم بھی تو نسخ کے امکان اور اس کے بالفعل واقع ہونے میں فرق جانتے ہیں۔ تنبیہ: یہاں تک نسخ کی بحث مکمل ہوئی! اور اس مباحثہ سے تین باتیں ثابت ہوئیں!

۱...... پہلی بات یہ کہ کلام الٰہی میں نسخ ممکن ہے۔ ۲...... دوسری بات یہ کہ ان کے بقول تورات کے

احکام میں نسخ بالفعل واقع ہو چکا ہے۔ ۳......تیسری بات یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعض حکموں کو بالفعل منسوخ کیا ہے۔ باقی ''پادری فنڈر'' نے جو کچھ ''میزان الحق'' میں لکھا ہے وہ سب ملمع سازی ہے اور لغو کلام اور فضول بحث کی ہے جو ظاہر باہر ہے۔ **تم البحث و الکلام الاول فی النسخ الیٰ هذا المقام ، ثم اشرع فی مبحث التحریف فجاء الکلام فیه.**

مباحثہ ''مسئلہ تحریف''

جب شیخ رحمت اللہؒ: نے متعدد شواہد و دلائل سے کلام الٰہی میں نسخ کو ثابت کر دیا، اور اپنے حریف پادری فنڈر اور پادری فرنچ سے حاضرین کے سامنے اعتراف بھی کرا لیا، تو شیخ کیرانوی نے ان سے فرمایا: دیکھئے! جیسے ہم نے قطعی و یقینی دلائل سے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا، اسی طرح مستحکم دلائل سے یہ بھی بتا دیا کہ آپ کا نظریہ و عقیدہ غلط، مہمل اور لغو ہے۔ تو اب ہم مسئلہ نسخ پر بحث یہیں تام اور ختم کرتے ہیں، اور دوسرے موضوع مسئلہ تحریف پر گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ نسخ پر کلام تمام ہوا اور تحریف کے مسئلہ پر کلام شروع ہوا۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے (سوال کرتے ہوئے) فرمایا کہ: سب سے پہلے تو ہماری درخواست و التماس یہ ہے، آپ ارشاد فرمائیں کہ: آپ کے ہاں کس امر سے ''تحریف'' ثابت ہوتی ہے؟ آپ کس طرح کی تحریف کا ثبوت چاہتے ہیں؟ تا کہ ہم اسی قسم کے مطابق مباحثہ کا آغاز کریں، اور دلائل و شواہد آپ کے سامنے پیش کریں۔

''پادری فنڈر صاحب'': نے اس کا کوئی واضح اور صاف جواب نہ دیا۔ (جب پادری صاحبان کی طرف سے اس کا واضح طور پر کوئی جواب نہ ملا تو)۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے (دوسرا سوال کرتے ہوئے) فرمایا کہ: مجموعۂ بائبل (یعنی تورات وانجیل وغیرہ) کے مکمل طور پر کلام الٰہی (الہامی کتاب) ہونے کی نسبت آپ کا کیا اعتقاد ہے؟ کیا آپ حضرات پیدائش کے باب اول سے لے کر مشاہدات کے آخری باب تک ہر لفظ ہر فقرہ کے اعتبار سے حرفاً حرفاً اسے کلام الٰہی مانتے ہو یا نہیں؟

''پادری'' فنڈر نے کہا: کہ ہم لفظ کی نسبت تو کچھ نہیں کہتے، کیونکہ ہم لوگ ''سہوِ کاتب'' کے قائل ہیں۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے فرمایا: میں اس لفظ کے سوا جس میں کاتب کا سہو ہوا ہے باقی لفظوں اور فقروں کی نسبت پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا کلام ہے یا نہیں؟

''پادری فنڈر صاحب'': نے کہا: کہ ہم ان لفظوں کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہتے ہیں۔ (اتنی کرید کے باوجود پادری صاحب نے اپنے عقیدہ کا اظہار نہ کیا)۔

''شیخ کیرانویؒ'' نے فرمایا: ''یوسی بیس'' مؤرخ اپنی تاریخ کی چوتھی کتاب کے اٹھارہویں باب میں لکھتا ہے کہ: ''جسٹن شہید نے طریفون (یہودی) کے مقابلے میں چند پیشین گوئیاں ذکر کر کے دعویٰ کیا کہ یہودیوں نے انہیں مقدس کتابوں سے نکال ڈالا۔''

''واٹسن'' کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۲ میں یہ بات لکھی ہے کہ: ''البتہ اس باب میں مجھ کو کچھ شک نہیں کہ ''جسٹن'' نے طریفون کے ساتھ مباحثہ کے وقت جن عبارتوں کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیوں پر لگایا تھا گواب عبری اور ''سپٹواجنٹ'' کے نسخوں میں نہیں پائی جاتی ہیں پر حقیقت ''جسٹن'' اور ''ارینیوس'' کے دونوں میں موجود اور کتابِ مقدس کا جزء تھیں، خصوصاً وہ عبارت جس کی نسبت ''جسٹن'' یہ کہتا ہے کہ وہ ''یرمیا'' کی کتاب میں تھی۔'' ''سلبر جیس''، ''جسٹن'' کے حاشیہ میں، اور ''ڈاکٹر گریب''، ''ارینیوس'' کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ''معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو اپنے پہلے خط کے چوتھے باب کے چھٹے درس کے لکھنے کے وقت اسی پیشین گوئی کا خیال تھا۔''

''ہارن صاحب'' اپنی تفسیر (مطبوعہ ۱۸۲۲ء) کی چوتھی جلد کے صفحہ ۶۲ میں اس طور پر لکھتا ہے: ''کہ جسٹن اپنی کتاب میں طریفون یہودی کے مقابلے میں دعویٰ کرتا ہے کہ عزراء نے لوگوں سے کہا تھا کہ یہ عید فسخ کا کھانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کھانا ہے، تو سمجھو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنی کھانے) سے اچھا سمجھو گے، اور اس پر ایمان لاؤ گے تو یہ زمین کبھی ویران نہ ہوگی، اور اگر تم اس پر ایمان نہ لاؤ گے، اور اس کا وعظ نہ سنو گے تو تم غیر قوموں کی ہنسائی کا سبب ہوگے۔''

''وائی ٹیکر'' لکھتا ہے کہ: ''یہ فقرہ غالباً عزرا کے چھٹے باب کی آیت ۲۱، ۲۲ کے مابین ہوگا۔'' اور ''ڈاکٹر اے کلارک''، ''جسٹن'' کی تصدیق کرتا ہے۔　جاری ہے!!!

تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۳ دسمبر ۲۰۲۲ء کو قذافی چوک کریم پارک راوی روڈ لاہور پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن نے کی، جبکہ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سیکرٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، مولانا شاہنواز فاروقی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، پیر رضوان نفیس مولانا محمد ابوبکر شیخوپوری تھے۔ کانفرنس کے روح رواں قائد راوی روڈ محمد حامد بلوچ ملک عبدالباسط، رانا محمد تنویر، محمد عمران بھٹی، حکیم ارشاد حسین، ملک محمد محمد یونس تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دیوبندیؒ اور تحفظ ختم نبوت

مولانا اللہ وسایا

(ولادت: ۲۳؍ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ، ۱۶؍جولائی ۱۹۳۶ء دارالعلوم دیوبند
وفات: ۲۳؍ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ، ۱۸؍نومبر ۲۰۲۲ء دارالعلوم کراچی)

دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی، پاکستان کے پہلے مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع عثمانی دیوبندی کے ہاں دیوبند میں حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی پیدا ہوئے۔ بغدادی قاعدہ سے لے کر تخصص تک کی تمام تعلیم اپنے والدگرامی کی زیرنگرانی مختلف اساتذہ کرام سے دیوبند اور کراچی میں حاصل کی۔

اپنے والدگرامی کے وصال کے بعد ان کے جانشین اور دارالعلوم کراچی کے مہتمم قرار پائے۔ آپ کے عہد اہتمام میں دارالعلوم کراچی نے جو ترقی کی اس سے ایک دنیا واقف ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کے تمام خیر کے کاموں کو عروج پر پہنچادیا۔ ان کی تعلیمی، تنظیمی، تدریسی، تعمیراتی اور تربیتی تمام خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔ آپ ایک مرنجا مرنج طبیعت اور مثبت سوچ رکھنے والے وضع دار عالم دین تھے۔ معاملہ فہمی اور بالغ نظری ان کا پانی بھرتی تھی۔

تمام خیر کے کاموں میں تعاون اور سرپرستی اختلافی امور سے کنارہ کشی اور لاتعلقی زندگی بھر ان کا شعار رہا۔ ان امور کو اس وقت زیربحث لانا تو ٹھیک نہ ہوگا، مگر تحریر کے اس موڑ پر اسے پیش کئے بغیر چارہ نہیں کہ ایک وقت پاکستان میں ایسا آیا کہ ایک فرقہ کے متعلق کافر، کافر کی صدا سے وہ طوفان قائم ہوا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی، اور بھی بہت سارے مفتیان کرام ہوں گے، مگر بطور ادارہ کے سربراہ کے آپ کی شخصیت تھی جنہوں نے اصولی اختلاف کیا کہ زیربحث طبقہ کے وجود میں آنے سے لے کر اس وقت ارباب فتویٰ، ائمہ کرام ومجتہدین نے علی العموم ان کی تکفیر کی بجائے تکفیر عقائد پر رکھی ہے، کہ جن کے یہ، یہ عقائد ہوں ان پر فتویٰ ہوگا ورنہ علی العموم سب پر نہیں۔ اس وقت کے سورماؤں نے اس پر بہت زور لگایا مگر واحد ذات گرامی ہمارے ممدوح کی تھی جنہوں نے سنا، ان سنا کردیا۔ مگر اپنے موقف پر مضبوط پہاڑ کی طرح قائم رہے۔ پھر وقت آیا کہ دنیا نے دیکھا کہ نعرہ لگانے والے حضرات خود اس نعرہ کو ترک کرنے کے علمبردار بن گئے۔ گویا ربع صدی کی خرابی بسیار کے بعد ان حضرات نے وہی موقف اختیار کیا جو حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور ائمہ حرمین کا تھا۔ اس سے بڑھ کر حضرت ممدوح کی بالغ نظری اور اصول پسندی کے لئے مزید کیا دلیل پیش کی جائے۔

قارئین کرام! دنیا جانتی ہے کہ ہمارے ممدوح حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی کے والد گرامی، محدث زمانہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے اجل شاگرد تھے۔ اپنے استاذ گرامی کی ہدایت پر آپ نے ھدیۃ المھدیین فی تفسیر آیت خاتم النّبیین عربی میں لکھی، جس کا اردو ترجمہ ختم نبوت کامل کے نام سے ہوا۔ ایک صدی سے زائد وقت ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے یہ کتاب بنیادی مأخذ کا کام دے رہی ہے۔ پھر حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی نے ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' گراں قدر کتاب اپنے استاذ محدث کشمیری کی زیر ہدایت مرتب فرمائی۔ اسی طرح قادیانیوں کے خلاف آپ نے مزید رسائل بھی ردقادیانیت پر مرتب کئے جن میں سے آٹھ رسائل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتساب قادیانیت کی جلد تیرہ کے (ص ۱ سے ۲۰۵) پر شائع کرنے کی عزت حاصل کی۔ علاوہ ازیں آپ نے متعدد عوامی اجتماعات میں بیانات کے ذریعہ اور پھر قادیانیوں سے مناظروں کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا۔

ہمارے ممدوح حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی میں بھی اپنے والد گرامی کے صحیح جانشین ثابت ہوئے ''علامات قیامت اورنزول المسیح'' کے نام سے دوسو صفحات کی کتاب مرتب فرمائی جومکتبہ دارالعلوم کراچی سے بڑی آب وتاب کے ساتھ بیسیوں بار شائع ہوئی۔

حسن اتفاق قرار دیں یا قدرت کی دین، عجیب بلکہ عجیب تر کہ آپ کے والد گرامی نے اپنی کتاب ھدیۃ المھدیین کے تین حصے کئے تھے: (۱) ختم نبوت فی القرآن، (۲) ختم نبوت فی الحدیث، (۳) ختم نبوت فی الآثار وغیرہ۔ ہمارے ممدوح حضرت مفتی محمد رفیع عثمانیؒ نے بھی اپنی کتاب کے تین حصے کئے:

(۱) حصہ اوّل میں اپنے والد گرامی کے رسالہ مسیح موعود کو اعلیٰ توضیح وعمدہ تشریح کے ساتھ درج کیا، پھر ثابت کیا کہ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کی ایک بھی علامت ونشانی جھوٹے مدعی مسیح موعود مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی، پھر ایک تقابلی نقشہ (جدول) باحوالہ مرتب کیا کہ مسیح علیہ السلام کی جو نشانیاں وعلامات قرآن وسنت سے ثابت ہیں جن کی آپ نے ایک سوچھتر تعداد باحوالہ تحریر فرمائی اور پھر تقابل کرتے ہوئے جدول میں اسی صفحہ پر ثابت کیا کہ یہ علامت مرزا قادیانی میں نہ پائی جاتی تھیں، اس تقابل میں آپ نے مرزا قادیانی کو سو فیصد جھوٹا، دجال وکذاب ثابت کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا۔

(۲) دوسرے حصہ میں التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں مندرجہ تمام (ایک سو سولہ احادیث نزول مسیح) احادیث کا ترجمہ کردیا اور جگہ جگہ حواشی میں توضیح، تشریح وتطبیق اور قادیانی اعتراضات کے جوابات بھی درج فرما کر سونے پر سہاگہ کردیا۔

(۳) تیسرے حصہ میں آپ نے علامات قیامت پر ایک وقیع مقالہ شامل کیا، جو بجائے خود ایک

وقیع علمی ومعلوماتی دستاویز ہے، تحریک ختم نبوت نامی کتاب میں ہم درج کرچکے ہیں کہ جامعہ خیرالمداس ملتان کے جلسہ کے موقعہ پر ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی دعوت پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں تشریف لائے اور یہ کہ مجلس کا رکنیت فارم بھی پر فرمایا۔ زیر قلم تحریر میں اوپر مذکور ہوا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ قادیانیت کے تعاقب میں عوامی اجتماعات اور مناظروں میں بھی شرکت فرماتے تھے، ہمارے ممدوح حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے اپنے والدگرامی کے اس محاذ میں بھی جانشینی کا حق ادا کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والی سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سینٹرل جامع مسجد برمنگھم کے اجلاس منعقدہ ۱۶/اگست ۱۹۹۲ء بعد نماز ظہر تشریف لائے، خطاب فرمایا جسے بعد میں مکرم جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی خواہش پر حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی نے کاغذ پر منتقل کیا جو بعد میں ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں شائع ہوا۔

اس پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے نظر ثانی اور آپ کے صاحبزادہ مولانا مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی کے حکم پر بیت العلوم نابھہ روڈ پرانی انارکلی لاہور سے پمفلٹ کی شکل میں ’’عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ‘‘ کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس کے دو اقتباس ملاحظہ ہوں:

قادیانی فتنے کی سرکوبی

’’میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ قادیانیت کے رد اور اس کے تعاقب میں خرچ کیا۔ وہ فرماتے تھے کہ جب یہ قادیانی فتنہ بڑھنے لگا تو میں اپنے استاذ محترم حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ ملاقات طویل مدت کے بعد ہوئی تھی، میں نے دیکھا کہ حضرت کے چہرے پر کمزوری اور حزن وملال کے آثار ہیں، میں نے خیریت دریافت کی تو فرمایا: ’’خیریت کیا پوچھتے ہو زندگی برباد ہوگئی۔‘‘ خیال فرمایئے، کون کہہ رہا ہے کہ عمر برباد ہوگئی؟ وہ جس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کی حفاظت، اس کی نشرواشاعت، اسلامی علوم کے درس وتدریس اور حضور ﷺ کی احادیث کی خصوصی تحقیق میں صرف کیا تھا اور جس کے ہزاروں شاگرد ہیں، آج ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں جو کوئی عالم دین موجود ہے گو براہ راست ان کا شاگرد نہ ہو کیوں کہ اب غالباً ان کا کوئی شاگرد زندہ نہیں ہے۔ لیکن ان کے شاگردوں کا شاگرد ہے، یا شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ اس مجمع میں بھی جو علماء کرام موجود ہیں، بلا استثناء کوئی ان کے شاگردوں کا شاگرد ہوگا یا شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد ہوگا۔ اتنا کام اللہ رب العالمین نے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ سے لیا، وہ کہتے ہیں کہ میری عمر برباد ہوگئی، جس کے شاگرد مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور علامہ بنوریؒ جیسے علماء وقت ہوں،

جس کے شاگرد مولانا بدر عالم اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے محدثین ہوں، مولانا قاری محمد طیبؒ اور مولانا مناظر احسن گیلانیؒ جیسے محققین ہوں وہ یوں کہہ رہا ہے کہ میری عمر برباد ہوگئی؟

حضرت والد صاحبؒ فرماتے ہیں، میں نے پوچھا حضرت کیا بات ہوئی؟ فرمایا: عمر برباد ہوگئی، ہم مدرسوں میں معتزلہ کے مذاہب پڑھاتے رہے ان کا رد کرتے رہے، خوارج، کرامیہ، مرجئیہ، جہمیہ کے مذاہب پڑھاتے اور ان کا رد کرتے رہے اور فقہی مسائل میں فقہ حنفی کی ترجیح بیان کرنے میں اپنی توانائیاں خرچ کرتے رہے، لیکن اب یہ فتنہ اٹھ کھڑا ہوا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے خلاف ایک بہت بڑا محاذ کھول دیا ہے، قادیانیت کا یہ فتنہ مسلمانوں کو مرتد اور کافر بنا رہا ہے، امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنی بڑی بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور ہم یہاں دوسرے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں: ’’فرمایا کہ تم میری خیریت پوچھتے ہو؟ جب سے اس قادیانی گروہ کے حالات پڑھے اور سنے میری بھوک بھی اڑ گئی ہے اور نیند بھی۔‘‘ والد صاحبؒ فرماتے تھے کہ اس کے بعد ان کی کیفیت یہ تھی کہ ان کا کسی اور کام میں دل نہیں لگتا تھا بس وہ اپنی زندگی کا باقی حصہ اس فتنہ کی سرکوبی میں خرچ کرنا چاہتے تھے۔

ملحدین کی تکفیر کا اصول

چنانچہ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اس سلسلہ میں خود بڑی عظیم کتابیں تالیف کیں اور اپنے نابغہ روزگار شاگردوں کو بھی اس مہم پر لگا دیا۔ اس مسئلے کے جتنے علمی پہلو اور علمی گوشے تھے ان کو اپنی دور رس اور دقیقہ رس تحقیق سے حل کیا اور ضخیم ضخیم کتابیں لکھیں۔ آپ کی عربی تصنیف ’’اکفار الملحدین‘‘ بھی اس سلسلے کا ایک بڑا تحقیقی کارنامہ ہے۔ اس وقت عام طور سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ یہ قادیانی ’’لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ کا کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں، تمام رسولوں کو بھی مانتے ہیں، سب فرشتوں کو بھی مانتے ہیں اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، پھر ان کو مسلمان کیوں نہیں کہا جاتا؟ اور ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

اسی سوال کے جواب میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے وہ مشہور عربی کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ’’اکفار الملحدین‘‘ ہے۔ اس میں اس مسئلہ کی بے مثال تحقیق فرمائی ہے کہ کسی ملحد اور بے دین اور زندیق کو کافر قرار دینے کے کیا اصول ہیں اور کیا شرائط ہیں؟ کن پابندیوں اور احتیاطوں کے ساتھ کسی کو کافر کہا جاسکتا ہے اور اسے کافر کہنا واجب ہو جاتا ہے؟ جس کا حاصل یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اسلام کی تمام تعلیمات کو مانتا ہو لیکن اگر کوئی ایک بات جس کا ثبوت قرآن کریم سے یا رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ سے صراحتاً ہوا ہو، اس کی حقانیت سے منکر ہو جائے تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اگر اس نے

رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی ایسی تعلیمات میں سے کسی ایک بات کو حق ماننے سے انکار کردیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو العیاذ باللہ جھوٹا کہہ دیا اور رسول کو جھوٹا کہنے والا کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟ یہ قادیانی سب چیزیں مانتے ہیں لیکن ختم نبوت کے جو معنی قرآن کریم اور سنت متواترہ نے مقرر اور متعین کردیئے ہیں اس کا انکار کرتے ہیں۔ میرے والد ماجدؒ کی ایک کتاب جس کا نام ''ختم نبوت'' ہے اس میں حضرتؒ نے قرآن کریم کی ایک سو دس آیات نقل فرمائی ہیں جن سے پوری طرح واضح اور ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ کسی قسم کا چھوٹا یا بڑا، ظلی یا بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی نہ رسول آسکتا ہے نہ نبی آسکتا ہے اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے گا وہ بدترین جھوٹا اور کذاب ہوگا۔ اسی طرح اس کتاب میں دو سو سے زیادہ احادیث رسول اللہ ﷺ نقل فرمائی ہیں اور پھر اجماع امت کو نقل فرمایا ہے اور اکابرین امت کے اقوال نقل کیے ہیں جن کا حاصل یہی ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔

خوب یاد رکھئے! جس طریقہ سے قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے اگر کوئی شخص یوں کہے کہ پورے قرآن کو مانتا ہوں لیکن صراط مستقیم کے اندر جو لفظ صراط ہے اس کو نہیں مانتا، یا لفظ مستقیم کو نہیں مانتا، یا اس کی ''ر'' کو نہیں، یا اس کی ''ط'' کو نہیں مانتا۔ گویا کسی ایک حرف کا بھی انکار کرے گا تو کافر ہوجائے گا۔ کیوں کہ اس نے قرآن کریم کے ایک جز کا انکار کردیا۔ تو جس طرح قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے، اسی طرح قرآن کریم یا رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ سے قطعی طور پر ثابت ہونے والے مضمون کے کسی ایک حصہ کا انکار کردینا بھی کفر ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ بھی قرآن کریم کی سو سے زیادہ آیات اور دو سو سے زیادہ احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر پوری امت کے نزدیک بالاتفاق کافر ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی نمازیں پڑھتا ہو اور کتنے ہی روزے رکھتا ہو اور اگرچہ زبان سے کلمہ طیبہ بھی پڑھتا ہو۔

مثلاً دیکھئے! قرآن کریم نے کتنے واشگاف انداز میں فرمایا کہ: ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین'' (الاحزاب:۴۰) ﴿محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن یہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں (آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں)﴾

چنانچہ ہمارے بزرگوں نے قادیان میں جاجا کر قادیانیوں کو للکارا اور ان سے مناظرے کئے اور ہر مرتبہ یا تو انہوں نے راہ فرار اختیار کی اور اگر کبھی مناظرے کئے تو شکست فاش کھائی۔''

(عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ ص ۸ تا ۱۵)

اسی رسالہ سے حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی کے بیان کا دوسرا اقتباس:

میرے ایک استاذ کا واقعہ

’’مجھے یاد ہے کہ جب میں دارالعلوم کراچی میں عربی صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا تو ہمارے ایک استاذ حضرت مولانا امیرالزماں کشمیری صاحبؒ تھے جن کا آزاد کشمیر میں حال ہی میں انتقال ہوا ہے، ان سے ہم نے فارسی پڑھی تھی، ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، نئی نویلی دلہن گھر میں تھی کہ انہی دنوں میں قادیانیوں نے ایک بڑی کانفرنس کراچی میں منعقد کی۔ جہانگیر پارک اس زمانے میں کراچی کا مشہور باغ تھا۔ بڑے بڑے جلسے وہیں ہوتے تھے۔ جہانگیر پارک ہمارے گھر سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا اور مغرب کے بعد قادیانیوں کا جلسہ شروع ہونے والا تھا۔ ہمارے استاذ گھر پر تشریف لائے، حضرت والد صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیوں کہ وہ والد صاحبؒ کے شاگرد تھے اور اپنا کچھ زیور، کچھ نقدی، کچھ امانتیں اور ایک وصیت نامہ لکھ کر والد صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا، کہا کہ: حضرت! میں تو اب جارہا ہوں جلسہ گاہ میں یا تو اس جلسے کو روکنے میں کامیاب ہوجاؤں گا ورنہ شہید ہوجاؤں گا۔ یہ چیزیں آپ کے پاس امانت ہیں وصیت نامہ کے مطابق ان کو تقسیم فرمادیجئے۔ میری ایک بیوی ہے کوئی بچہ نہیں ہے میں شہید ہوجاؤں تو عدت کے بعد اسے وطن بھیجنے کا انتظام فرمادیجئے۔

وہ بندہ خدا تو والد صاحب کے پاس امانت اور وصیت رکھوا کر چلے گئے، مجھے پتہ چلا تو میں اور میرے برادر بزرگوار جناب محمد ولی رازی صاحب اور میرے پھوپھی زاد بھائی جناب فخر عالم صاحب بھی جلسہ گاہ کو روانہ ہوگئے۔ راستے میں زبردست پہرے تھے، داڑھی والوں کو جلسے کے پاس تک نہیں جانے دے رہے تھے۔ میری داڑھی ابھی نکلنی شروع ہوئی تھی بہرحال کسی نہ کسی طرح ہمیں پہنچنے کا موقع مل گیا۔ وہ جلسہ گاہ ایک جیل سی بنی ہوئی تھی کیوں کہ مسلمانوں نے اس جلسہ گاہ کا گھیراؤ کر رکھا تھا کوئی قادیانی باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ اندر جانے کے لئے فوجی پہرے تھے، جس کے ذریعہ قادیانی اندر جاتے تھے لیکن انہوں نے لاؤڈ اسپیکر باہر دور تک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کھمبوں کو اکھاڑنا شروع کیا جن پر لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے تھے۔ ان کی بتیوں کو پتھر مار مار کر توڑنے لگے۔ آس پاس جو مسلمان جمع تھے ان کے سامنے کسی نے یہاں تقریر شروع کردی، کسی نے وہاں اور دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں نے جلسے کو درہم برہم کردیا۔ پولیس آگئی، بھگدڑ مچی، پولیس نے گولی چلائی، ہمیں گھیر کر لاٹھی چارج کیا۔ جس میں کئی لاٹھیاں میرے بھی لگیں۔ مگر پھر الحمدللہ کراچی میں قادیانیوں کا کوئی قابل ذکر جلسہ نہ ہوسکا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت ﷺ

یہ آگ جو مسلمانوں کے دلوں میں لگی ہوئی تھی بڑھتی چلی گئی۔ کیوں کہ قادیانیوں کو بڑے بڑے

عہدوں پر رکھا جارہا تھا اور غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جارہا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی وہ مشہور تحریک چلی، جس میں صرف لاہور میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں، پاکستان میں سب سے پہلا مارشل لاء وہیں لگا تھا۔ پورے پاکستان میں ایک آگ تھی اور ہر مسلمان بے تاب تھا کہ اپنی جان ناموس رسالت ﷺ اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قربان کردے۔

جس دن تحریک شروع ہونے والی تھی وہ جمعہ کا دن تھا، لیکن راتوں رات تحریک کے تمام علماء کو گرفتار کرلیا گیا۔ پورے پاکستان میں جس شہر میں جہاں کوئی عالم دین تحریک کا سرگرم نمائندہ تھا گرفتار کرلیا گیا اور پھران پر فوجی عدالتوں میں مقدمے چلے، فوج کا حکم یہ تھا کہ کوئی شخص گھر سے باہر نہ نکلے، گلیوں کے اندر بھی نکلنے کی اجازت نہیں تھی۔ فوج نے مورچے سنبھالے ہوئے تھے اور مشین گنیں نصب کررکھی تھیں اور فوج کو یہ حکم تھا کہ جس کو باہر دیکھو گولی ماردو۔ بکتر بند گاڑیوں میں فوجی جوان اپنی مشین گنیں تانے ہوئے لاہور کی سڑکوں پر گشت کررہے تھے۔

میری بہن اور میرے بڑے بھائی صاحب کا گھر لاہور میں ہے، وہ اپنے گھروں میں سے یہ سب نظارے دیکھتے تھے۔ حکم یہ تھا کہ کوئی شخص باہر نہ نکلے۔ لیکن اچانک ایک گلی سے شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کا ایک دستہ نمودار ہوتا اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا آگے بڑھتا اور اپنے کھلے ہوئے سینوں کی طرف اشارہ کرکے کہتے، گولی یہاں مارو، یہاں مارو، اور فوج جس میں قادیانی بھی گھسے ہوئے تھے وہ مشین گنوں سے تڑ تڑ گولیاں چلاتی، لیکن جلوس کا کوئی آدمی پیچھے نہیں بھاگتا تھا، وہیں گر کر شہید ہوجاتا تھا۔ ابھی یہ خون ریزی ختم نہ ہوتی کہ دوسری گلی سے ایسا ہی جلوس نکلتا، پھر تیسری سے، پھر چوتھی سے، پھر پانچویں سے، ہفتوں یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ صرف لاہور کے اندر دس ہزار مسلمانوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔ (رحم اللہ اجمعین)

مخلصانہ قربانیوں کے اثرات

وقتی طور پر وہ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی، کیوں کہ ظفر اللہ اسی طرح وزیر خارجہ رہا اور قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم اقلیت بھی قرار نہیں دیا۔ مسلمانوں کا کوئی مطالبہ نہ مانا گیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں دی جانے والے قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اس کے اثرات کبھی فوراً ہوجاتے ہیں، کبھی دیر لگتی ہے، کبھی وہیں ظاہر ہوجاتے ہیں، کبھی دوسری جگہ۔

آپ نے دیکھا غزوۂ خندق میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خندق کھودنے میں مشغول تھے اور چھ دن تک یہ سلسلہ جاری رہا وہ خندق ساڑھے تین میل میں پھیلی ہوئی تھی، کھدائی کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو دس دس آدمیوں کی جماعت میں تقسیم کرکے ہر

جماعت کو دس دس گز خندق کھودنے کا ذمہ دار بنایا تھا۔ جس جماعت میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے (انہی کی رائے پر انہی کے مشورہ سے اس خندق کے کھودنے کا فیصلہ ہوا تھا) ان کی کھدائی میں ایک بہت سخت چٹان آ گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وہ ٹوٹ نہیں رہی تھی بلکہ اس کوشش میں ان کے اوزار بھی ٹوٹ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ٹھہرو'' میں خود اترتا ہوں، بھوک کی وجہ سے آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا، ہم نے بھی تین دن سے کوئی چیز نہیں چکھی تھی، آپ نے دعا پڑھ کر کدال سے اس چٹان پر ضرب لگائی تو اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔

آپ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں عطا کی گئیں، اللہ کی قسم! شام کے سرخ محلات اس وقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بار دعا پڑھ کر کدال ماری تو چٹان کا دوسرا تہائی حصہ ٹوٹ کر گر پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں، اللہ کی قسم! مدائن کے قصر ابیض کو اس وقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔'' تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا پڑھ کر کدال ماری تو بقیہ چٹان بھی ٹوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں، اللہ کی قسم! میں صنعا (شہر) کے دروازوں کو اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

دیکھئے! کھدائی مدینہ منورہ میں ہو رہی تھی لیکن فیصلہ ملک شام کی فتح کا ہو رہا تھا، کدال کی ضرب یہاں پڑ رہی تھی، خوشخبریاں ایران، فارس اور یمن کی فتوحات کی مل رہی تھی...... فاقہ کشی اور کھدائی کی مشقت یہاں جھیلی جا رہی تھی، لیکن اس کے نتائج وہاں مرتب ہو رہے تھے۔ قربانی آج دی جا رہی تھی، اس کے ثمرات کئی سال بعد مرتب ہو رہے تھے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت

اسی طرح ۱۹۵۳ء کے شہیدوں کا لہو کئی سال بعد رنگ لایا۔ ۱۹۷۴ء میں یہ تحریک دوبارہ اٹھی۔ اس مرتبہ اس کی قیادت حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے ہاتھ میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بار فتح مبین عطا فرمائی۔ پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور اس مقصد کے لئے پاکستان کے آئین میں ترمیم کی گئی۔ لیکن اس مقصد کی تکمیل کے لئے کئی قانونی اور انتظامی اقدامات ضروری تھے تاکہ قادیانی خود کو مسلمان کہہ کر لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان قانونی اور انتظامی اقدامات کی سعادت صدر پاکستان شہید ضیاء الحق مرحوم کو عطا فرمائی۔ مسلمانوں اور علماء کرام کے مطالبے کے مطابق انہوں نے آرڈیننس نافذ کیا۔ جس کے بعد الحمدللہ! پاکستان میں اب قادیانیت کا مسئلے طے ہو گیا۔ اب وہاں کسی قادیانی کو جرأت نہیں ہے کہ وہ اسلام کے نام پر

قادیانیت کا فریب دے سکے یا اسلامی اصطلاحات کو قادیانیت کے لئے استعمال کرے، یا اپنے آپ کو قادیانی بھی کہے اور مسلمان بھی کہے۔ جیسا کہ مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ نے ابھی آپ کو وہ آرڈی نینس پڑھ کر سنایا ہے۔'' (عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ ص ۱۷ تا ۲۷)

قارئین کرام! (۱) پاکستان کے پہلے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی تھے۔ (۲) آپ کے وصال کے بعد حضرات علماء کرام نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن کو مفتی اعظم پاکستان قرار دیا۔ (۳) حضرت مولانا مفتی ولی حسن کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں پورے کراچی کے علماء کا اجلاس تھا۔ محترم جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے مفتی اعظم پاکستان کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی کا نام پیش کیا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔

حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی کی رحلت کے بعد ہمیشہ کی طرح ہماری کراچی کی دینی قیادت اب بھی اس منصب کو پر کرنے کا اعلان کرے۔ ہماری رائے میں تو حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اس کے لئے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ لیکن حسب روایت کراچی کے حضرات حسب سابق سبھی اہم حضرات سے مشاورت کے بعد اس منصب کے لئے اعلان فرمادیں۔

یاد آیا کہ ایک بار حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی سے ملے اور چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں شمولیت کے لئے درخواست گزار ہوئے۔ آپ نے وعدہ فرمایا لیکن اچانک اپنی کسی مجبوری کے تحت اپنے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی مدظلہم کو نمائندگی کے لئے بھیجا۔ ان کا بیان ہوا۔

چند برس پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور بادشاہی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس رکھی۔ اس میں آپ نے شرکت سے سرفراز فرمایا نام تو یاد نہیں البتہ ختم نبوت پر کوئی کتاب یا رسالہ بھی لائے جو اسٹیج پر موجود علماء کرام میں تقسیم ہوا۔

خوشی ہے کہ حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کے صاحبزادہ اور جانشین حضرت مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی سے کراچی مجلس کے رہنماؤں کا بہت احترام ومحبت کا رابطہ ہے۔ مجلس کے تربیتی اجتماعات میں آپ کے بیانات ہوتے رہتے ہیں۔

یوں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندیؒ کی دوسری نسل بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ تن برسر میدان ہے، حق تعالیٰ شانہ حضرت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا کریم بخشؒ

مولانا اللہ وسایا

(پیدائش ۱۹۵۴ء......وفات ۲۲ نومبر ۲۰۲۲ء)

ضلع لودھراں کے معروف قصبہ گیلے وال کی نواحی بستی جال والا میں میاں محمد بخش ارائیں کے ہاں ۱۳۷۴ھ، (۱۹۵۴ء) میں مولانا کریم بخش پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی اور عصری تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کرنے کے بعد، بورڈ میں دوسری پوزیشن کے ساتھ میٹرک مخدوم عالی سے کیا۔ گورنمنٹ سائنس کالج بوسن روڈ ملتان سے بی.ایس.سی کیا۔ اس دوران تبلیغی جماعت کے ساتھ سہ روزہ لگایا۔ ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ کالج کی تعلیم کو خیرباد کہہ کر دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے قریبی قصبہ مڑل کے دینی ادارہ جامعہ محمدیہ میں مولانا عبدالرحیم تبلیغی جماعت کے ممتاز رہنما کے ہاں دینی تعلیم شروع کی۔ ان دنوں اس ادارہ میں حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری پڑھاتے تھے، ابتدائی درجات کی تعلیم ان سے حاصل کی۔

اس کے بعد مزید تعلیم کے لئے جامعہ رشیدیہ ساہی وال تشریف لے گئے، ان دنوں جامعہ رشیدیہ ساہی وال کے صدر المدرسین اور استاذ الکل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رائے پوری تھے، علامہ غلام رسول، مولانا مختار احمد مظاہری آپ کے دست و بازو تھے۔ ان حضرات کی تربیت نے اپنا رنگ دیکھایا کہ مولانا کریم بخش دلجمعی و اخلاص سے آگے بڑھتے گئے، بلا کے ذہین تھے، قدرت نے حافظہ کی نعمت سے وافر حصہ عنایت فرمایا تھا۔ آپ کا اس زمانہ میں بھی شب جمعہ، سہ روزہ اور مدارس کی سالانہ تعطیلات کے دوران تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ لگانے کا معمول جاری رہا۔

دورہ حدیث شریف ملتان جامعہ خیر المدارس سے ۱۹۸۱ء میں کیا، حضرت مولانا محمد شریف کشمیری، حضرت مولانا مفتی عبدالستار، عالم ربانی حضرت مولانا فیض احمد، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ایسے حضرات آپ کے حدیث شریف کے اساتذہ میں شامل تھے۔ تکمیل کے لئے محدث کشمیری کے نامور شاگرد مولانا حبیب اللہ گمانوی کے قائم کردہ ادارہ جامعہ حبیبیہ انوریہ طاہر والی نزد گمانی تحصیل احمد پور شرقیہ میں جامع المعقول والمنقول مولانا منظور احمد نعمانی سے اسباق مکمل کئے، تکمیل کے بعد سات ماہ اندرون ملک لگائے۔

حق تعالیٰ کے کرم کو دیکھئے کہ تدریس کے لئے استاذ مکرم حضرت مولانا غلام رسول صاحب نے آپ کو جامعہ علوم الشرعیہ ساہی وال میں بلا لیا۔ اپنے نامور عالم ربانی استاذ کی نگرانی میں چار سال تک

میبذی، سلم العلوم، جلالین شریف، شرح ملا جامی جیسی امہات الکتب آپ کے زیر درس رہیں۔ تبلیغی مساعی نے رنگ دکھانا شروع کیا۔ شب جمعہ پر تبلیغی مرکز ساہی وال میں آپ کے بیانات ہونے لگے۔ ضلع بھر کے تبلیغی اجتماعات میں آپ کے بیانات نے ایک دھوم مچادی، آپ کے حلقہ اثر میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔

اپنے استاذ مکرم حضرت مولانا غلام رسول کے سانحہ ارتحال کے بعد آپ اپنے پہلے مادر علمی قصبہ مڑل جامعہ محمدیہ میں تدریس کے لئے تشریف لائے۔ مشکوٰۃ شریف، ہدایہ شریف تک اہم کتب زیر درس رہیں۔ اس کے بعد جامعہ قاسم العلوم ملتان میں منتہی کتب آپ پڑھاتے رہے۔

۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۲ء تک آپ تمام امہات الکتب کی تدریس کر چکے تو ۱۹۹۳ء میں اپنے اساتذہ کے مشورہ سے جامعہ عمر بن الخطاب کا آغاز کیا۔ ابتداءً کرایہ کا مکان لے کر کام شروع کیا، پھر جامعہ عمر بن الخطاب کے لئے اراضی حاصل کی۔ اس کا سنگ بنیاد خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب نے رکھا جو دیکھتے ہی دیکھتے ملتان ہی نہیں بلکہ ملک بھر کے صف اوّل کے مدارس کی فہرست میں نمایاں مقام حاصل کر گیا۔

اس وقت جامعہ عمر بن الخطاب کی مختلف شہروں میں ۲۱ شاخیں کام کر رہی ہیں۔ مرکز اور شاخوں میں چار ہزار کے لگ بھگ طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، تیس سال میں ساٹھ مفتیان کرام، گیارہ سو ستاسی علماء کرام چوبیس سوسولہ حفاظ وقراء اس ادارہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ جوادارہ کی دن دگنی، رات چوگنی ترقی کی واضح قابل رشک ولائق تحسین دلیل ہے۔ آپ کی تبلیغی مساعی پر نظر کریں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے، آپ کے محیر العقول تبلیغی بیانات کی ایک ایسی دھاک بیٹھی کہ آپ جہاں تشریف لے گئے، ایک مؤثر تاثر چھوڑا۔ برطانیہ، بیلجیم، ساؤتھ افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، مراکش، ملائیشیا، نیپال، ہندوستان، بنگلہ دیش اور افغانستان تک کے آپ کے سالانہ تبلیغی اجتماعات میں بیانات ہوئے۔

آپ کی خداداد مقبولیت کا یہ عالم کہ تبلیغ کے مرکزی رہنماؤں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ اپنے وقت کے تبلیغ کے اس خطہ کے شیخ الکل حضرت الحاج عبدالوہاب کی محبت وشفقت اور سرپرستی نے حضرت مولانا کریم بخش صاحب کو اس میدان میں بھی ایک وقیع مقام پر سرفراز کر دیا۔ قدرت کا کرم کہ آپ کے بیان میں تسلسل، آواز میں جادو کا سا اثر، معلومات اور علمی معلومات پر مشتمل، خطابت کی دنیا میں آپ کا بیان سمندر کا سا مدوجزر اپنے اندر رکھتا تھا۔ خطبہ اس اعتماد سے پڑھتے اور بیان اس اعتماد سے شروع کرتے کہ چند منٹوں میں اجتماع آپ کی مٹھی میں ہوتا۔ گردن اٹھائے، نظریں جمائے، دل ودماغ ایسے آپ کی طرف متوجہ ہی نہیں بلکہ سراپا توجہ ہوتے۔ ہمہ تن متوجہ ہو کر گھنٹوں کا بیان ایسے پبلک سنتی کہ مدتوں اس کی حلاوت

سے دل ودماغ مسحور رہتے۔ جہاں تشریف لے جاتے دینی فضا بن جاتی، تبلیغ کے راستے کھل جاتے۔

مدارس اور قرب وجوار کے دینی تبلیغی اجتماعات میں شرکت کے باوجود آپ نے تدریس کے عمل کو بھی برابر جاری رکھا، مولانا کریم بخش نے کریما سے بخاری شریف تک پورے درس نظامی کی امانت کو امت کے منتخب علماء کرام کے سینوں میں منتقل کردیا۔ بیانات وخطابت سے پوری شریعت ودینی تعلیم کو امت تک پہنچایا اور اپنے عمل سے سنت ہائے رسول کو زندہ رکھنے کا ریکارڈ قائم کردیا۔ غرض جس میدان میں قدم رکھا اپنے عمل وفضل اور علم ورشد کے جھنڈے لہرادیئے۔

جامعہ کی مسجد میں درس قرآن، درس حدیث، جمعہ کا بیان، رمضان المبارک کا اعتکاف اس کی تفصیلات پر کتابیں مرتب کی جاسکتی ہیں۔ آپ کی اخلاص بھری منکسرانہ طبیعت اور سادہ مزاجی نے آپ کو زیر سے زبر، زمین سے آسمان تک پہنچادیا۔ ہردل عزیزی میں آپ کو ضرب المثل کا درجہ حاصل تھا۔ مقبولیت اور عروج کی چلتی پھرتی تصویر تھے، رب کریم سے اس کے بندے کریم بخش کا گھنٹوں گھنٹوں مانگنا اور عاجزی سے گڑگڑا کر آنکھوں کی برسات کے ساتھ دعا کرنا صرف اس عمل کو دیکھا جائے تو آپ کی ولایت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لطف یہ کہ خلق خدا کو خداوند کریم سے مانگنے کا ولی کامل کریم بخش نے ڈھنگ سکھادیا اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کا قدرت کے کرم نے رنگ دکھادیا۔ زہے نصیب!

ختم نبوت کی جماعت سے حضرت مولانا کریم بخش صاحب کی وابستگی اور اس عقیدہ کی تبلیغ واشاعت تو ایک عالم دین کی حیثیت سے ان کے عمل وعقیدہ کی جان تھی ہی جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ مولانا کریم بخش حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ کے شاگرد تھے اور وہ مجلس کے مرکزی نائب امیر تھے۔ مولانا کریم بخش صاحب کے اساتذہ میں مولانا محمد شریف کشمیری اور مولانا فیض احمد صاحب، دونوں مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ عمر بن الخطاب کا سنگ بنیاد عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد اور نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے رکھا۔ جامعہ عمر بن الخطاب میں عالمی مجلس کے رفقاء کے بیانات اور جلسوں اور میٹنگوں میں ساتھ، غرض ہم مسکینوں کا حضرت مرحوم سے باضابطہ رابطہ وتعلق اور احترام ومحبت کا رشتہ تو قائم تھا ہی اس میں اضافہ اور پھر اپنائیت ویگانگت کا ایک واقعہ سبب بن گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اہم سالانہ ملک گیر اجتماعات میں سے ایک اجتماع چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھی ہے۔ عموماً اس کانفرنس کا اختتامی بیان حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم کا ہی ہوتا ہے۔ کبھی کبھار اس کا تخلف بھی ہوجاتا ہے۔ ایک سال حضرت مولانا مدظلہم کی مصروفیت کے باعث اختتامی بیان کے لئے مزید کسی رہنما اور خطیب کی ضرورت پیش آئی اس کے لئے کئی نام زیر بحث آئے۔

ایک نام میرے ممدوح مخدوم العلماء مبلغ اسلام حضرت مولانا کریم بخش صاحب کا بھی تھا۔اس کے مجوز حافظ محمد انس تھے۔وہ دعوت نامہ لے کر حاضر ہوئے تاریخ ملنے کی نوید لائے۔چنانچہ آپ کی تشریف آوری کے نظم کا تمام مرحلہ حافظ محمد انس کے ذمہ ٹھہرا۔طے شدہ نظم کے تحت آپ اسٹیج پر تشریف لائے، گھنٹہ بھر بیان کیا۔جم کر جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کے خلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی لازوال و بے مثال جدوجہد سے گفتگو کا آغاز کیا اور پھر ایسے دلنشین انداز سے مضمون کو پھیلایا کہ معلومات کا سائبان تن دیا۔پھر اسے سمیٹنا شروع کیا تو دن کو تارے نظر آنے لگے۔آخری دعا بھی آپ نے کرانا تھی، دعا کیا شروع کی کہ لوگوں کے سوز وساز کی تاروں کو ایسا چھیڑا کہ رب کریم کی طرف سے طمانیت کی چادر اجتماع پر سایہ فگن ہوگئی۔لوگوں کے دل کیا رقیق ہوئے کہ پورے اجتماع نے دل سوز آہوں اور پکار سے آسمان کو سر پر اٹھا لیا۔سکینہ کے نزول کا ایسا منظر کہ جو جہاں تھا وہیں رب کریم کی رحمتوں کی بارش سے شرابور کیفیت محسوس کرنے لگا۔غرض آپ کے اختتامی بیان اور دعا نے ایسا پر رونق تاثر قائم کیا کہ لوگ سراپا حیرت نظر آنے لگے۔اس سے اگلے سال بھی تشریف لائے اور بیان کیا۔اس سال ۲۰۲۲ء کے لئے عرض کیا تو ملائیشیا کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں شرکت کے باعث حاضری مشکل نظر آئی اور اب تو وہاں چلے گئے جہاں ہم سب نے جانا ہے۔

ملتان قلعہ کہنہ قاسم باغ کے اسٹیڈیم میں کانفرنس رکھی اس کی تیاری کے لئے آپ نے ملتان، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں میں ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کے لئے ہماری استدعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔یہ آپ کے عوامی، تبلیغی، اصلاح عقائد کے نظریاتی بیانات تھے۔کوٹ مٹھن سے وہاڑی، ڈیرہ غازی خان سے بہاول پور تک آپ کے ان بیانات سے لاکھوں خلق خدا عوام الناس نے پہلی بار آپ کے چہرہ اقدس کی زیارت کی اور بیان کو سنا۔جس نے سنا وہی سراپا تشکر بن گیا۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے اعزاز کا باعث ہے کہ یوں آپ کے فیض کو عام و تام کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ادھر مولانا مرحوم کی طرف سے محبت کا یہ عالم تھا کہ جس پروگرام کے لئے جب جہاں کہیں کا کہا، اگر وقت فارغ ہوتا تو کبھی عذر نہیں فرمایا۔بیماری اور عارضہ کے باوجود ان کی ان شفقتوں نے آپ کی محبت کی زلفوں کا ہمیں اسیر بنا دیا۔کچھ عرصہ سے آپ گردہ اور شوگر کے مریض تھے اسی مرض میں راہی ملک فناء ہوئے۔

ہمارے خیال میں گزشتہ سالوں میں جتنے جنازے اسٹیڈیم ملتان میں ہوئے، آپ کے جنازہ نے حاضری کے اعتبار سے سب ریکارڈ توڑ دیئے اور ایسا نیا ریکارڈ قائم کیا جس کے مدتوں تذکرے رہیں گے۔ رہے نام اللہ کا۔اسی پر بس کرتا ہوں۔

ہاں! البتہ آپ کی تصنیفات وتالیفات کی فہرست پر آپ ضرور نظر ڈال لیں:

تصنیف وتالیف

حضرتؒ کو تفسیر اور سیرت سے خصوصی شغف تھا۔ تفسیر، سیرت اور دیگر موضوعات پر آپؒ کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں، جن میں: (۱) تفسیر ہذا بلاغ للناس، (۲) خلاصۃ القرآن، (۳) الیواقیت الحسان فی علوم القرآن ۴ جلدیں، (۴) مواعظ رمضان ۱۰ جلدیں، (۵) جواہرات رمضان، (۶) خطبات کریم ۲ جلدیں، (۷) مواعظ جمعہ ۴ جلدیں، (۸) سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام، (۹) تعوذ وتسمیہ کے فضائل وبرکات، (۱۰) مسنون زندگی، (۱۱) تسہیل الترمذی شرح جامع الترمذی ۴ جلدیں، (۱۲) اسم محمد ﷺ (۱۳) خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی، (۱۴) تسہیل النحو شامل ہیں۔

چنیوٹ میں عوام سے ۲۹ کروڑ ہتھیانے والا قادیانی گرفتار

کروڑوں روپے کے فراڈ میں ملوث انسانی اسمگلنگ کے الزام میں ایک قادیانی گرفتار جب کہ ۲ ملزمان بیرون ملک فرار ہوگئے: تفصیلات کے مطابق چند روز قبل چنیوٹ ڈی. پی. او آفس کے باہر چناب نگر و گردونواح کے افراد نے احتجاج کیا کہ بیرون ملک لے جانے کا جھانسہ دے کر قادیانی ادریس، اس کا بیٹا اویس اور قادیانی احسان اللہ چیمہ نے مختلف افراد سے کروڑوں روپے ہتھیا لئے۔ نجی ٹی وی کے مطابق ایف. آئی. اے ٹیم نے مقامی پولیس کے ہمراہ انسانی اسمگلنگ کے الزام میں کروڑوں روپے کے فراڈ میں ملوث قادیانی ادریس کو چناب نگر سے گرفتار کر کے کارروائی شروع کردی جب کہ اس کا بیٹا اویس اور قادیانی احسان اللہ چیمہ کے بیرون ملک فرار ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ قادیانی گروہ کے خلاف ۵ مقدمات درج ہوئے۔ انسانی اسمگلنگ کے الزام میں ملوث یہ قادیانی گروہ چناب نگر و گردنواح کے اپنے ہی افراد کو جرمنی، یوکے بھجوانے کا وعدہ کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ ۲۹ کروڑ سے زائد رقم کا فراڈ کیا گیا۔ مختلف ملکوں میں فرضی ایجنٹ بنائے گئے اور لوگوں سے رقم بٹور کر قادیانی احسان چیمہ کے پاس جمع ہوتی رہی۔ قادیانی گروہ نے اب اپنی ہی جماعت کے لوگوں کو لوٹنا شروع کردیا، جس کے باعث قادیانی جماعت انتشار اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے امیر و رکن پنجاب اسمبلی مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ قادیانی نہ اسلام کے وفادار ہیں نہ اپنی جماعت کے ساتھ وفاداری کرتے ہیں۔ قادیانی مذہب شر و فتنہ پھیلانے والا جھوٹا مذہب ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کو دنیا بھر میں بے نقاب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی سلامتی و بقاء کے لئے قادیانیوں کو ملک کے کسی بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز نہیں ہونا چاہئے۔ وقاص حسن قادیانی کو ایس. ایس. پی ایڈمنسٹریٹر سی. ٹی. ڈی مقرر نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا نوٹیفکیشن فوری واپس لیا جائے۔ علاوہ ازیں چناب نگر و گردونواح میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۲۰ سے زائد مساجد میں علمائے کرام نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور حکومت کی طرف سے قادیانی وقاص حسن کو سی. ٹی. ڈی پنجاب جیسی اہم پوسٹ پر تعینات کرنے کے آرڈر کی مذمت کی اور قادیانی وقاص حسن کا نوٹیفکیشن فوری واپس نہ لینے پر احتجاج کی دھمکی دی ہے۔ (روزنامہ امت کراچی ۳ دسمبر ۲۰۲۲ء)

ابن الازہر مولانا نسیم شاہ قیصرؒ

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

مولانا نسیم شاہ قیصرؒ، میرے دیوار بہ دیوار کے پڑوسی تھے اور ایسے پڑوسی تھے کہ مدتوں گزرنے کے بعد بھی وہ بھلائے نہ جاسکے اور نہ کبھی بھلائے جاسکیں گے۔ان کے گھر کے ٹھیک سامنے واقع مسجد خانقاہ میں بیشتر نمازوں میں میری اُن سے ملاقات ہوتی رہتی تھی، مسجد سے نکلتے یا داخل ہوتے وقت ملاقات پر سلام کا جواب، انداز بے تکلفی میں ہنستے دمکتے چہرے سے اس طرح دیتے رہے کہ آج تک وہ کمی پوری نہ ہوسکی اور اب ممکن بھی نہیں۔سلام کا جواب دینے میں آپ کا مخصوص انداز، اپنے اندر لطافت وظرافت کے ساتھ وہ ساری چاشنی اور خوبیاں بھی رکھتا تھا جو باہمی انس ومحبت میں گھنٹوں باتیں ہونے میں حاصل ہوتی ہیں۔ بسا اوقات مسجد سے نکلتے ہوئے دوچار قدم ساتھ چلتے چلتے علیک سلیک ہوتی اور اسی درمیان، پیش آمدہ احوال زمانہ پر جامع گفتگو چند جملوں میں ہوجاتی تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ ادیب ابن ادیب ہیں، مبتدا سنتے ہی خبر بھانپ لیتے، خبر تک پہنچنے کی تو نوبت ہی کم آتی تھی، خبر بھانپ کر جوابِ خبر دینا شروع کردیتے اور بسرعت تمام ایسا برجستہ جواب دیتے تھے کہ ہم جیسے طالب علموں کے لئے اس میں معقولیت بھی ہوتی اور ظرافت ولطافت بھی۔

چونکہ حضرت موصوف راقم سطور سے عمر میں بھی اور علم میں بھی بڑے تھے، اس لئے راقم جب بھی ملتا تو تمام تر بے تکلفی کے باوجود اپنا انداز ہمیشہ طالب علمانہ ونیازمندانہ رکھتا تھا۔ نیز چونکہ موصوف کا حضرت علامہ کشمیریؒ سے نہایت قریبی نسبی تعلق بھی ہے، اس لئے ہمیشہ دلی عقیدت واحترام سے پیش آنا اپنا فریضہ سمجھتا تھا، لیکن موصوف کی تواضع اور کسر نفسی کہیے یا خوردوں کو بڑا بنانے کا خیال کہ وہ ہمیشہ برادرانہ ومساویانہ انداز اپناتے اور ہنستے ہوئے قدرے سرعت کے ساتھ اپنا مخصوص طرز تکلم باقی رکھتے تھے۔

ایک عرصہ سے مسجد خانقاہ میں نماز جمعہ سے قبل دس پندرہ منٹ آپ کا بیان ہوا کرتا تھا، آپ کا بیان ہمیشہ حالات حاضرہ کی مناسبت سے ہوتا اور پر مغز علمی ہوا کرتا تھا اس وجہ سے علماء اور طلباء اس بیان سے خوب مستفید ہوتے تھے۔ بیان میں اس قدر روانی اور سلاست ہوتی کہ ہر جملہ یکے بعد دیگرے گویا نوک زبان ہو، مقفع ومسجع جملوں میں الفاظ گویا قطار باندھے ادائیگی کے لئے کھڑے ہوں۔ خطابت میں بھی

تدریس کا انداز جھلکتا تھا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی بعض کتابوں پر کام کرنے کے دوران، راقم سطور کو کئی دفعہ بعض رسائل کی تلاش میں علمی گفتگو کی بھی ضرورت پیش آئی تو محسوس ہوا کہ اپنے دادا محترمؒ کے علوم بالخصوص تحفظ ختم نبوت سے متعلق مواد سے بھی اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔ احتساب قادیانیت ترتیب جدید میں جب حضرت علامہ کشمیریؒ کی جملہ تصنیفات کو یکجا ''مرکز تراث الاسلامی'' میں جمع دیکھا تو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔ ایک دفعہ حضرت کشمیریؒ کا ایک کم یاب بلکہ نایاب رسالہ ''صدائے ایمان'' دیکھنے کے لئے تراث الاسلامی میں تشریف لائے جس کو راقم سطور نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے حاصل کیا تھا۔ اس رسالے کو دیکھ کر کچھ وقفہ کیا اور گہری خاموشی میں ڈوب گئے، پھر گویا ہوئے کہ مولوی صاحب آپ نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ اپنے اکابر کے سرمایہ کو یکجا کر دیا۔ رسالے کو دیکھ کر خاموشی (جس کے عموماً موصوف عادی نہیں تھے) کے بعد خوشی اور چہرے پر بشاشت میں جو معنویت پنہاں تھی اس کو بندہ الفاظ کا جامہ پہنانے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ ان کے صفات حسنہ کو اختیار کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین! ایک مدت تک بڑے ادارے میں تدریس وخطابت سے وابستگی کی بنیاد پر اہل علم کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے علمی استفادہ کیا ہے، آپ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے۔ کتاب وقلم اور صحافتی میدان میں بھی لاتعداد اہل علم نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے، یقیناً وہ سب لوگ آپ کے لئے آخرت میں ترقی درجات کا باعث بنیں گے اور گاہے بگاہے، مدتوں آپ یاد رکھے جائیں گے۔

رنج وألم کے اس موقع پر ان کے برادر گرامی قدر حضرت مولانا احمد خضر شاہ مسعودی مدظلہ، معتمد و شیخ الحدیث جامعہ امام انور شاہ دیوبند و دنیائے صحافت وقلم کے کہنہ مشق صحافی، جناب وجاہت شاہ ایڈیٹر پندرہ روزہ ''دیوبند ٹوڈے'' اور تین چشم وچراغ جناب عزیر شاہ و مولانا عبید انور شاہ قاسمی و حافظ خبیب شاہ سلمہ و دیگر خویش واقارب کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش ہے۔

بیاں کیا کیا کرے عالم، قلم خاموش و عاجز ہے　　بہت سی خوبیاں دیکھی ہیں میں نے مرنے والے میں

جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی کا سالانہ اجتماع

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر العلوم کا ۸۳/واں سالانہ اجتماع ۱۴، ۱۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، پیر طریقت مولانا محمد شاہ نقشبندی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا قاری منصور احمد، علامہ مولانا عبداللطیف تونسوی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا محمد عامر اختر نقشبندی، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان و دیگر نے خطابات کئے۔

قادیانیت سے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے پانچ خطوط

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری

ہمارے ملک کے نامور محقق اور دانشور ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری نے فروری ۱۹۸۴ء میں ادارہ تصنیف وتحقیق پاکستان کراچی نمبر۳۳ سے حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے مذہبی اور ادبی استفسارات کے جوابات پر مشتمل کتاب ’’افادات آزاد‘‘ کے نام سے شائع کی۔ جس میں مختلف موضوعات پر آپ سے کئے گئے مختلف سوالات کے جوابات کو یکجا کردیا گیا۔ ان میں قادیانیت سے متعلق مختلف لوگوں نے جو آپ سے سوالات کئے اور آپ نے ان کے جو جوابات عنایت فرمائے ان کو بھی یکجا کیا گیا جو’’افادات آزاد‘‘ کتاب کے ۸۹ سے ۹۵ صفحہ تک درج ہیں۔ ذیل میں ہم انہیں محض ریکارڈ کی خاطر یکجا شائع کررہے ہیں تاکہ مولانا آزاد سے متعلق قادیانیوں کی غلط بیانیاں، کذب وزور پر مبنی ابلیسانہ پروپیگنڈہ کی حقیقت قارئین پر واضح ہوجائے۔ ملاحظہ فرمایئے! (ادارہ)

مولانا ابوالکلام آزاد کا خط مولانا عبدالماجد دریابادی (دریاباد ضلع بارہ بنکی) کے نام

جناب محترم! تسلیم

مولانا کو نسخہ مرسلہ پہنچ گیا (مولانا دریابادی نے اپنی تصنیف ’’اکبرنامہ‘‘ مولانا آزاد کی خدمت میں بھیجا تھا)، غالباً مولوی ابوالحسن علی نے صدق جدید ۲۸؍جنوری (۱۹۵۵ء) کا پرچہ مجھے بھیجا ہے اس کے آخری صفحے میں امام جماعت احمدیہ (ربوہ) کی تقریر سے یہ خبر نقل کی گئی ہے کہ ’’مولانا ابوالکلام صاحب جب جیل میں تھے تو حکومت نے انہیں صرف ایک اخبار منگوانے کی اجازت دی۔ انہوں نے الفضل کے متعلق کہا کہ میرے لئے الفضل منگانے کا انتظام کیا جائے۔‘‘

(یہ بات ۲۸؍دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ کے سالانہ جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہی گئی تھی اور الفضل ہی کے حوالے سے صدق جدید نے نقل کی تھی اس بیان کا آخری جملہ یہ تھا: ’’واقعات بتاتے ہیں کہ اگر اخبار کو دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کی جائے تو اس کی نہ صرف اپنوں میں بلکہ غیروں میں بھی کتنی اشاعت ہوسکتی ہے۔‘‘ الفضل کے لئے یہ بیان اس لئے بھی دلچسپی کا باعث بنا کہ ایک غیر شخص بھی اس کے مطالعے کا شائق تھا۔ مولانا دریابادی کے پیش نظر صرف روایت کی تحقیق ہی نہ تھی بلکہ معاصر موصوف کے لئے ’’شرف وفضل‘‘ کی آرزو بھی تھی۔ چنانچہ مذکورہ روایت کو نقل کردینے کے بعد لکھتے ہیں: ’’روایت عجیب جتنی بھی ہو، اگر اس کی تفصیلات معلوم ہوجائیں کہ یہ کس زمانے کا ذکر ہے، مولانا اس وقت کس جیل میں تھے، اور یہ روایت آیا خود مولانا کی بیان کی ہوئی ہے یا کسی اور کی؟ وغیرہا تو یقیناً اس سے معاصر موصوف کو شرف وفضل کی ایک سند ہاتھ

آ جائے گی۔ مولانا جیسے صاحب ذوق وصاحب نظر کی انتخاب میں آ جانا کوئی بہت معمولی سی بات نہیں۔'' (صدق جدید لکھنو ۲۸؍جنوری ۱۹۵۵ء ص۳-۸) اب جو مولانا دریابادی کا مولانا کے نام خط پہنچا تو مناسب معلوم ہوا کہ اس بے اصل روایت کی حقیقت بیان اور مولانا دریابادی کی غلط فہمی دور کردی جائے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا اسی زمانے میں مولانا آزاد کے نام خط اور اس روایت کا تراشہ اس ضروری تردید کے لئے تحریک بن گیا۔)

یہ پڑھ کر میں نے مولانا سے حقیقت حال دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ: ''عمر بھر میں کبھی ایسے اخبار کا جس کا نام الفضل ہو پڑھنے والا نہیں ہوں'' اور یہ واقعہ بھی سرے سے غلط ہے کہ جیل میں انہیں صرف ایک اخبار منگوانے کی اجازت دی گئی۔ مولانا نے فرمایا جب میں رانچی میں نظر بند تھا تو ۵،۶ انگریزی روزانہ اخبار میرے پاس آتے تھے۔ علی پور سنٹرل جیل کلکتہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ''اسٹیٹس مین'' مجھے ملتا تھا اور ''امرت بازار پترکا'' اور ''سرونٹ'' میں خود منگواتا تھا۔

احمد نگر قلعے میں ابتداء میں بندش رہی اس کے بعد جب بندش دور ہوگئی تو جتنے اخبار ہم چاہتے تھے وہ برابر ہمارے پاس آتے تھے۔ علاوہ بریں جیل میں مطالعے کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ روزانہ اخبارات کا مطالعہ کیا جائے۔ وہاں اردو کے ایک ہفتے وار یا ماہوار مذہبی رسالے کے منگوانے کا وہم وگمان بھی کسی کو نہیں ہوسکتا اور وہ بھی قادیان کا، معلوم نہیں ''الفضل'' ماہوار ہے یا ہفتے وار لیکن بہر حال روزانہ نہیں ہوسکتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایک صاحب جو اپنے آپ کو اپنی جماعت کا امیر قرار دیتے ہیں۔ ایسی غلط اور بے پر کی بات اپنی تقریر میں کہتے ہیں۔　نیازمند ...... محمد اجمل خان

مولانا آزاد کا خط نمبر:۲ ...... مولانا غلام رسول مہر (لاہور) کے نام

(مولانا عبدالمجید سالک کی کتاب ''یاران کہن'' مکتبہ چٹان سے شائع ہوئی تھی۔ اس میں مولانا کے تذکرے میں دو باتیں خلاف واقعہ سالک صاحب کے قلم سے نکل گئی تھیں۔ خط میں اسی طرف اشارہ ہے۔)

۴۔ کنگ اڈورڈ روڈ، نئی دہلی　۳؍فروری ۱۹۵۶ء

برادرم محترم! تسلیم ...... میں آپ کے گزشتہ خط کا جواب دے چکا ہوں۔ حضرت مولانا ان دنوں بہت مصروف ہیں۔ پھر ادھر کانگریس میں جانا ہے۔ اس کے بعد پارلیمنٹ شروع ہے۔ غرض کہ مصروفیت ہی مصروفیت ہے۔ جونہی وہ کچھ لکھ دیں گے آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا۔

ضرورت تحریر یہ ہے کہ مولوی عبدالمجید سالک صاحب نے کوئی کتاب ''یاران کہن'' لکھی ہے جس میں بعض بے بنیاد باتیں مولانا کے متعلق درج ہیں۔ مثلاً یہ کہ ان کی کتب سے بہت متاثر ہوئے یا جنازہ کے ساتھ قادیان گئے وغیرہ (اشارہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ومسیح موعود کی جانب ہے۔)

دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ خود سالک صاحب اس کی تردید کردیں، اخبار وکیل میں مرزا غلام احمد کی وفات پر جو مقالہ افتتاحیہ چھپا تھا وہ منشی عبدالمجید کپورتھلوی کا لکھا ہوا تھا، مولانا کا اس اداریہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

(مولانا مہر صاحب نے اس خط کا ضروری حصہ ہفت روزہ چٹان میں شائع کرادیا تھا اور مولانا عبدالمجید سالک نے اپنی غلط فہمی کا اعتراف کرلیا تھا۔ اسی سلسلے میں سالک صاحب نے ایڈیٹر چٹان شورش کاشمیری کو جو خط لکھا اور اجمل خان صاحب کے نام کا جو خط اشاعت کے لئے بھیجا تھا اسے چٹان مؤرخہ ۲۰؍فروری ۱۹۵۶ء کے حوالے سے آگے نقل کیا جاتا ہے۔)

''سیرت رسول عربی'' کی رسید ابھی نہیں آئی (اجمل خان صاحب نے ایک کتاب مرتب کی تھی اس کی جانب اشارہ ہے۔) امید کہ پہنچ گئی ہوگی اور آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔ ممنون ہوں گا اگر اس خط کی رسید آپ بھیج دیں۔

نیازمند ...... محمد اجمل خان

مکتوب سالک (۱)

عبدالمجید سالک کا خط آغا شورش کاشمیری (ایڈیٹر چٹان) لاہور کے نام

مسلم ٹاؤن۔ لاہور   ۱۳؍فروری ۱۹۵۶ء

عزیزم مکرم حضرت آغا صاحب السلام علیکم! میں نے آج مولوی اجمل خان صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمت میں ایک مکتوب بھیجا ہے جس کی نقل آپ کو بھیجتا ہوں۔ از راہ کرم چٹان کے آئندہ پرچے میں درج کردیجئے۔ میں نے تو محض چند باتیں جو میرے حافظے میں محفوظ تھیں بے تکلف لکھ دی تھیں ورنہ احمدیت کی حمایت یا احمدیت کی طرف مولانا کے رجحان کا اظہار حاشا وکلا مقصود نہ تھا۔ بہرحال اس مختصر مکتوب کی اشاعت کے بعد یہ قصہ ختم ہو جانا چاہیئے۔   والسلام: سالک

مکتوب سالک (۲)

عبدالمجید سالک کا خط جناب اجمل خان صاحب سیکرٹری مولانا آزاد کے نام

مکرم ومحترم اجمل صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے آپ کے ایک مکتوب کا اقتباس ''چٹان'' میں پڑھ کر بے حد صدمہ ہوا۔ اس لئے کہ حضرت مولانا کی خدمت اقدس میں مجھے ۱۹۱۵ء سے نیاز حاصل ہے اور چالیس اکتالیس سال کی اس طویل مدت میں ایک لمحے کے لئے بھی حضرت کے ساتھ میری عقیدت کبھی کم نہیں ہوئی اور ان شاء اللہ! تادم مرگ ہرگز اس جذبے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ مذکورہ مکتوب سے مجھ پر حضرت مولانا کی شان میں غلط بیانی کا الزام عائد ہوتا ہے جو میرے لئے بے حد کرب واذیت کا باعث ہوا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال پر ۴۸ برس گزر چکے ہیں اور احمدیوں نے سینکڑوں دفعہ اس شذرے کو جو مرزا قادیانی کے انتقال پر وکیل

(امرتسر) میں چھپا تھا شائع کر کے فائدہ اٹھایا ہے لیکن نصف صدی کی اس مدت میں مولانا کی طرف سے کبھی یہ ارشاد نہ ہوا کہ یہ شذرہ آپ کا لکھا ہوا نہ تھا۔

(جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ قادیانیوں نے یا کسی اور نے جو کچھ لکھا وہ مولانا کی نظر سے گزرا تھا یا کسی نے اس جانب توجہ بھی دلائی تھی اس وقت تک یہ شکایت نہیں کی جاسکتی کہ مولانا خاموش رہے اور اس کی تردید نہ کی۔ قادیانی لٹریچر کا ایک خاص حلقہ ہے اس لئے ضروری نہیں کہ باہر کی دنیا کو بھی اس کی ہر بات کا پتا چلے اور خود ان میں سے کوئی شخص مولانا سے اس بارے میں تحقیق کیوں کرنے لگا۔)

چوں کہ حضرت مولانا اس زمانے میں وکیل کے مدیر تھے اس لئے اخبار بینوں کے نزدیک اس کے مندرجات کی مسئولیت بھی آپ ہی پر ہے۔

(اخبار بینوں کے نزدیک کسی تحریر کی مسئولیت خواہ کسی پر ہو لیکن ایسی صورت میں کہ ایک شخص برملا اظہار واعلان کر رہا ہے کہ فلاں تحریر اس کی نہیں ہے بلکہ فلاں صاحب کی ہے تو اسے بلا ردّ وکد تسلیم کر لینا چاہئے۔)

اس کے علاوہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے احمدیوں نے ایک دو موقعوں پر بعض روادار (رواداری اور انسانی ہمدردی تو کوئی گناہ کی بات نہیں اس سے عقیدے کی لچک مراد نہیں لی جاسکتی جیسا کہ الفاظ خط سے متبادر ہوتا ہے پھر اگر اس رواداری اور ہمدردی کا راوی بھی قادیانی ہو تو اور بھی قابل اعتماد نہیں یہ قادیانی امت کی پالیسی کے عین مطابق ہے کہ اپنے ہمدردوں کی ایک طویل فہرست پیش کی جائے۔ پھر اگر یہ کسی درجہ میں قابل توجہ ہوسکتی تھی تو سالک صاحب کے ان الفاظ نے کہ ''جہاں تک یاد پڑتا ہے'' اس روایت کو اور بھی شک کے درجے میں ڈال دیا۔ یہ بھی میرا خیال ہے کہ یہاں موقع روادار اور ہمدرد احمدیوں کا نہیں غیر احمدیوں کا ہے۔) اور ہمدرد احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا کے متعلق لکھا ہے کہ مولانا نے مرزا صاحب کے انتقال پر ہم سے ہمدردی کا اظہار کیا اور جب مرزا قادیانی کا جنازہ قادیان لے جایا جا رہا تھا تو مولانا ابوالکلام امرتسر سے بٹالہ تک اس کے ساتھ گئے تھے۔ (قادیانیوں نے مولانا کے متعلق کچھ بھی لکھا ہو اور آئندہ بھی لکھتے رہیں لیکن مولانا کی تردید کے بعد اس کی حیثیت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے۔)

ہوسکتا ہے کہ ان امور میں میرے حافظے نے میرا ساتھ نہ دیا ہو اور حضرت مولانا ہی کے وہ ارشادات درست ہوں جن کی بنا پر آپ نے شورش صاحب کو مکتوب لکھا۔ بہرحال ''مجھے'' ''یاران کہن'' میں بیان کردہ واقعات کی صحت پر اصرار نہیں ہے اور میں آپ کی تردید کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

(سالک صاحب مرحوم نے مولانا کی تردید کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تو حافظے کے ساتھ دینے یا نہ دینے کا امکان ہی خارج از بحث ہو جاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ قادیانیوں نے یقیناً یہی کہا ہوگا جو سالک صاحب کے قلم سے نکلا لیکن اگر وہ پورے یقین کے ساتھ لکھتے کہ مجھے بالکل یاد ہے میں نے یہی سنا ہے تب بھی مولانا کی تردید کے بعد وہ روایت قابل اعتماد نہ رہتی۔)

میں دہلی کلاتھ مل کے مشاعرے میں ۲۵ رفروری کو دہلی آ رہا ہوں ان شاء اللہ! آستانہ عالی پر حاضر ہو کر اعتذار پیش کروں گا۔ حضرت مولانا کی خدمت میں آداب نیاز ...... سالک

نوٹ: سالک صاحب کے والد، بھائی سب قادیانی تھے، والد تو غالباً قادیان کے مرگھٹ میں مدفون ہے۔ عمر بھر سالک صاحب خود اپنے قادیانی ہونے کا انکار کرتے رہے لیکن ساتھ ہی عمر بھر قادیانی موقف کے ترجمان رہے۔ قادیانیوں کی وکالت کا کردار ادا کیا۔ ان دونوں خطوط میں بھی قادیانی موقف کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں جیسا کہ حواشی میں جناب ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری نے نشان دہی اور مواخذہ کیا ہے۔ سالک قادیانی پس منظر رکھنے والا اور ان کی زبان بولنے والا مشکوک کردار کا مالک رہا ہے۔ والعلم عنداللہ! (فقیر)

مولانا آزاد کا خط نمبر۳

جناب آغا شورش کاشمیری کے نام مولانا آزاد کے سیکرٹری کا خط

۴۔ کنگ اڈورڈ روڈ، نئی دہلی ۱۴؍اپریل ۱۹۵۶ء

برادرم شورش صاحب! تسلیم ...... حضرت مولانا کو بہت افسوس ہے کہ جو ایسے صاحب ہیں کہ جن کو وہ اپنا عزیز سمجھتے ہیں انہوں نے بلاقصد اپنے کو غلط فہمی کی اشاعت کا ذریعہ بنادیا۔ سالک صاحب نے کتاب ''یاران کہن'' لکھی اور آپ نے اسے شائع کیا دو باتیں جو مولانا کی نسبت اس میں لکھی گئی ہیں قطعاً بے اصل ہیں۔

ایک یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال پر مولانا نے کوئی نوٹ اخبار وکیل میں لکھا، دوسرے یہ کہ ان کے جنازے کے ساتھ گئے۔ یہ دونوں باتیں یک قلم بے بنیاد ہیں۔ سالک صاحب نے اخبار میں تسلیم کرلیا ہے کہ یہ دونوں باتیں ناواقفیت میں ان کے قلم سے نکل گئیں۔ لیکن اخبار کے بیان سے کیا ہوتا ہے۔ کتاب فروخت ہورہی ہے اور غلط فہمی پھیلتی جاتی ہے اس لئے وہ آپ سے توقع کرتے ہیں کہ ایک صفحہ چھاپ کر کتاب کے اندر لگادیا جائے اور اس میں یہ بات صاف کردی جائے کہ نادانستگی کی وجہ سے یہ دونوں باتیں لکھی گئیں جو قطعاً غلط ہیں۔ مہربانی کر کے اس کا انتظام کیجئے اور صورت حال سے مطلع فرمایئے (مولانا کی ہدایت کے مطابق فوری طور پر ایک صفحہ چھاپ کر لگا دیا گیا اور چٹان کے ذریعے اعلان بھی کردیا گیا تھا کہ جو حضرات کتاب خرید چکے ہیں وہ دفتر چٹان سے متعلقہ صفحہ منگوالیں۔ دوسرے ایڈیشن میں مولانا کے حسب منشاء ترمیم کردی گئی تھی۔) امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ راقم نیازمند ...... محمد اجمل خان

مولانا آزاد کا خط نمبر۴

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی (دہلی)

(''یاران کہن'' ہی کے سلسلے میں ایک خط قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے مولانا حفظ الرحمٰن

سیوہاروی کے توسط سے مولانا کی خدمت میں لکھا تھا۔مولانا کی جانب سے یہ جواب حضرت سیوہاروی کی معرفت ہے۔یکم/فروری ۱۹۵۶ء)

جناب محترم!تسلیم ...... حضرت مولانا کو یہ سن کر بے حد تعجب ہو،ایہ باتیں غلط ہیں۔مولانا اپنی زندگی کے کسی حصے میں مرزاغلام احمد کی تحریرات سے متاثر نہیں ہوئے۔نہ انہوں نے کوئی مضمون لکھا اور نہ وہ جنازے کے ساتھ گئے۔وکیل میں جونوٹ نکلا تھا وہ کپورتھلہ کے ایک صاحب مسٹر عبدالمجید کا تھا۔

مولانا کو خاص طور پر افسوس اس بات کا ہوا کہ سالک صاحب نے عجیب بے بنیاد بات لکھی ہے۔ آپ اسے شائع کر سکتے ہیں۔　محمد اجمل خان

مولانا آزاد کا خط نمبر۵

حکیم محمد دین مبلغ مرزائے قادیان (حیدر آباد دکن) کے نام

(حکیم صاحب (محمد دین قادیانی) نے دریافت کیا تھا کہ سنا ہے مرزاغلام احمد کے انتقال پر وکیل امرتسر میں ایڈیٹوریل آپ نے لکھا تھا؟ ۲۵/جولائی ۱۹۵۶ء)

یہ غلط ہے۔مولانا نے نہیں،مسٹر عبدالمجید کپورتھلہ کے ایک شخص تھے انہوں نے لکھا تھا مولانا کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔بار بار اس کی تردید ہو چکی ہے۔　(افادات آزاد ص۸۹تا۹۵)

جناب محمد امیر ساجد کہروڑ پکا و برادران کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا ضلع لودھراں کے جنرل سیکرٹری جناب امیر ساجد کے والد گرامی مستری نذیر احمد ۱۳نومبر ۲۰۲۲ء کو بوقت صبح صادق انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! آپ ایک انتہائی شریف النفس،نیک سیرت و نیک صورت انسان تھے۔علماء کرام،دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کے عقیدت مند تھے۔اپنی اولاد کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم سے بھی روشناس کرایا، چنانچہ مرحوم کی ساری اولاد صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مذہبی امور میں پیش پیش دیکھائی دیتی ہے،جو کہ مرحوم کے لئے صدقہ جاری ہے۔مستری نذیر احمد نے چار بیٹے اور آٹھ بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ جامعہ باب العلوم کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ عالمی مجلس کہروڑپکا کے امیر مولانا منیر احمد ریحان اور ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم سمیت کثیر علماء کرام وعوام الناس نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،امیر عالمی مجلس ساہیوال مولانا مفتی ظفر اقبال اور ناظم دفتر مولانا محمد انس نے تعزیت کی۔

محاسبہ قادیانیت جلد۲۱ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست ...... محاسبہ قادیانیت جلد۲۱

عرض مرتب	۱۱
عقیدۃ الامت فی معنی ختم النبوت (مطالعہ قادیانیت جلد۱)	۱۹
قادیانیوں کی شرعی وقانونی حیثیت	۳۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ خاتم النّبیین. امابعد!

حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمودؒ کے تعارف، خدمات اوران کی تالیفات کی تفصیل پر مشتمل ہم مضمون لولاک میں پہلے شائع کرچکے ہیں۔ان کی تصنیفات کی تعداد چوالیس (۴۴) کے لگ بھگ ہے۔

آپ کی جملہ کتب مختلف ادارے آپ کی اجازت سے شائع کرتے رہے۔اس وقت محمود پبلی کیشنز ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی شاہدرہ لاہوراور جامعہ اسلامیہ سٹاک پورٹ روڈ مانچسٹر شائع کرنے کے مجاز ہیں۔ یہ دونوں ادارے حضرت مرحوم کے قائم کردہ ہیں۔ان اداروں نے حضرت مرحوم کی ردقادیانیت پر کتب کو’’مطالعہ قادیانیت‘‘ جلداوّل، دوم، سوم، چہارم کے نام سے چار جلدوں میں مرحوم کی زندگی میں شائع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ’’احتساب قادیانیت‘‘ اور’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کے نام پر مرحوم اکابر کی ردقادیانیت پر کتب ورسائل کو پچاسی (۸۵) جلدوں میں شائع کرچکنے کا ریکارڈ قائم کرچکی ہے۔جس میں بیسیوں اکابر کی سینکڑوں کتب ورسائل کے ستر ہزار صفحات کے لگ بھگ محفوظ ہو چکے ہیں۔خیال ہوا کہ ردقادیانیت پر حضرت علامہ مرحوم کے رسائل وکتب کومحاسبہ قادیانیت کا بھی حصہ بنادیا جائے۔اس کے لئے جب کام کا آغاز ہواتو حوالہ جات کو نئے سرے سے مرتب کرنے کی ضرورت سامنے آن کھڑی ہوئی۔ یہ اتنا دقّت طلب امر تھا کہ اس پر جان جوکھوں میں ڈالنی پڑی۔حوالہ جاتی کتب کے ایڈیشن تبدیل ہونے کے باعث پچاسی فیصد حوالہ جات کو نئے سرے سے مرتب کرنا پڑا۔اس کے باوجود پندرہ فیصد ایسے حوالہ جات تھے کہ حوالہ کی کتابوں کی عدم دستیابی یا اپنی عدم ہمت کے باعث کام توجہ طلب ہے۔لیکن اتنا کہنے کی پوزیشن

میں ہیں کہ اتنی محنت سے ردقادیانیت کی کتب کو حرفاً حرفاً دیکھنے کی رفقاء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد امین، مولانا محمد عثمان، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد وسیم اسلم نے کوشش کی کہ قارئین خود محسوس کریں گے اور ان شاءاللہ حضرت مرحوم کی روح مبارک بھی فرحاں وشاداں ہوجائے گی۔

غرض ان رفقاء نے گویا حضرت علامہ مرحوم سے ''بعد الموت کسب فیض'' کر کے ایک معرکہ سر کر لیا۔ اس کام میں حضرت علامہ مرحوم کے مانچسٹر میں علمی امور کے ذمہ دار جناب مولانا محمد ثقلین جاوید کی معاونت ومحنت کا ابرکرم بھی سایہ فگن رہا۔ محاسبہ قادیانیت کا حصہ بنانے کے لئے حضرت مرحوم کی ردقادیانیت پر پہلی تصنیف (۱) ''عقیدۃ الامت فی معنی ختم نبوت'' (۲) ''قادیانیوں کی شرعی وقانونی حیثیت'' ان دو کتابوں کو ''محاسبہ قادیانیت'' کی جلد اکیس (۲۱) میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ باقی ردقادیانیت کے کتب ورسائل حضرت مرحوم کے ان کو اگلی جلدوں میں لائیں گے۔ ہمارے ''محاسبہ قادیانیت'' کے حلقہ کے دوست ان کتابوں سے فائدہ حاصل کریں۔ باقی دوست ''مطالعہ قادیانیت'' کا مکمل سیٹ جو چھ جلدوں پر مشتمل ہوگا اور حضرت مرحوم کی دیگر جملہ کتب ورسائل کے حصول کے لئے حضرت مرحوم کے متذکرہ بالا اداروں سے رابطہ وتعاون رکھیں۔ وہی آپ کی کتب ورسائل کو شائع کرنے کے مجاز ہیں۔ ہم صرف محاسبہ قادیانیت کی حد تک حضرت مرحوم کے ردقادیانیت کے کتب ورسائل کو آئندہ جلدوں میں یکجاء کریں گے۔ تاکہ وہ اس سلسلہ الذہب میں بھی اپنی آن وشان کے ساتھ حصہ بن سکیں۔

قارئین! ملاحظہ کریں گے کہ نئے حوالہ جات، نئی کمپوزنگ ونئی سیٹنگ سے ایک نئی چیز تیار ہوگئی ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کے خیر کے تمام کاموں کو جاری رکھنے کی ان کے متوسلین کو توفیق ارزاں فرمائیں۔ آمین!

محتاج دعاء: (فقیر) اللہ وسایا، ملتان

مولانا محمد حنیف جمن شاہ چل بسے

جمن شاہ لیہ کے بشیر احمد چوہان کے ہاں ۱۹۶۶ء میں مولانا محمد حنیف کی ولادت ہوئی، جامعہ رحمانیہ جمن شاہ کے ہاں ابتدائی تعلیم حاصل کی، جامعہ امدادیہ فیصل آباد دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، چندسال فیصل آباد میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعدازاں اپنے علاقہ میں بک ڈپو قائم کیا، مقامی جامع مسجد قباء میں تقریباً ۱۵سال خطابت کے فرائض سرانجام دیئے، مجلس تحفظ ختم نبوت وجمعیت علمائے اسلام سے مضبوط وابستگی رہی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمن شاہ کے امیر رہے، کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد ۱۲؍اکتوبر ۲۰۲۲ء کو انتقال فرماگئے، ظہر کے بعد مفتی سعید احمد کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

چناب نگر قادیانیوں کی دعوت طعام میں مسلمانوں کی شرکت

مولانا توصیف احمد

قادیانیوں پر مشتمل انجمن تاجران چناب نگر نے ۱۱نومبر۲۰۲۲ء بروز جمعہ کو قادیانی ارتدادی ہیڈ کواٹر بیوت الحمد کے لیڈیز پارک میں سالانہ دعوت طعام۲۰۲۲ء کے عنوان سے پروگرام کا اہتمام کیا۔جس میں تقریبا دو ہزار کے لگ بھگ قادیانیوں نے مسلمانوں سمیت شرکت کی۔

انجمن تاجران چناب نگر کے عہدیدران ۱: میاں زاہد محمود طاہر (صدر)، ۲: ایم موسیٰ (نائب صدر)، ۳: منیر احمد (نائب صدر) اور ۴: بلال وڑائچ (جنرل سیکرٹری) سکہ بند قادیانی ہیں۔

سالانہ دعوت طعام میں (۱) ڈاکٹر مسعود الحسن سپیشلسٹ طاہر ہارٹ میڈیکل چناب نگر، (۲) اسد اللہ غالب ناظر امور عامہ جماعت قادیانیہ، (۳) ملک عامر ایڈوکیٹ سیکرٹری امور عامہ جماعت قادیانیہ، (۴) رانا ندیم روزنامہ جنگ، (۵) زبیر چیمہ، (۶) صلاح الدین سمیت بڑی تعداد میں مرزائی مربیوں نے شرکت کر کے اعزازی شیلڈز اور تحائف تقسیم کیے۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کے ووٹ پر منتخب ہونے والے سیاسی راہ نما لالیاں اور ان کے علاوہ وکلاء، تاجر، عملہ آفس ڈی ایس پی، اے سی لالیاں، میونسپل کمیٹی لالیاں و چناب نگر، تھانہ چناب نگر اور ممبران انجمن تاجران لالیاں و چنیوٹ وغیرہ نے شرکت کی۔

قادیانیوں نے تجارت کا لبادہ اوڑھ کر اپنے ارتدادی عزائم کو عملی جامہ پہنایا۔جس جگہ پر سالانہ دعوت طعام کا پروگرام ہوا۔یہ وہی جگہ ہے جہاں پر قادیانیوں نے مارچ ۱۹۸۹ء میں صدسالہ جشن منانے کا اعلان کیا تھا۔اس وقت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی قیادت میں تحریک چلی اور قادیانی صدسالہ جشن پر پابندی لگی۔اور لاہور ہائیکورٹ نے ۱۹۹۱ء میں صدسالہ جشن پر پابندی کے جواز پر تفصیلی فیصلہ جاری کیا۔افسوس آج اسی جگہ پر مسلمانوں نے قادیانی دوستی نبھاتے ہوئے مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اتحاد العلماء چنیوٹ کی مشاورت سے اہم اجلاس طلب کیا۔اجلاس میں ضلع چنیوٹ، لالیاں، بھوانہ کے علماء کرام، تاجر، وصحافی برادری کو شرکت کی دعوت دی گئی، مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے اساتذہ کرام پر مشتمل کمیٹیوں نے لالیاں کے تمام بڑے گاؤں، چکوک میں بحسن خوبی دعوت نامے تقسیم کیے۔

۲۷نومبر بروز اتوار کو مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی میں اجلاس ہوا۔اجلاس کی صدارت

شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری نے کی، اجلاس سے مولانا محمد الیاس چنیوٹی (انٹرنیشنل ختم نبوت)، مولانا سیف اللہ خالد (وفاق المدارس)، قاری عبدالحمید (اتحاد العلماء)، مولانا طاہر حسین (جمعیت علماء اسلام)، مہر ریاض (مجلس احرار)، مولانا محمد عمیر (خدام فکر اسلاف)، حافظ کفایت اللہ (صدر علماء کونسل)، مولانا عطاء الرحمٰن (اتحاد العلماء ۴۶/اڈہ)، مولانا عمر فاروق (مجلس علماء اہل سنت لالیاں)، مولانا علی حسنین (بھوانہ)، شیخ ندیم (صدر و نمائندہ تاجر برادری چنیوٹ)، تاجر شیخ محمد یوسف (بھوانہ)، وکیل محمد طاہر (بھوانہ)، جبکہ صحافی برادری سے اعجاز قاسمی، ساجد فاروقی، زبیر غوث (چنیوٹ)، شکیل سندھو (چناب نگر) سمیت تقریباً تین صد ڈاکٹر، پروفیسر، وکلاء، تاجر برادری نے شرکت کی، اجلاس میں قادیانیوں کی دعوت طعام میں مسلمانوں کی شرکت، اسکول میں قادیانی ٹیچرز کی کثرت، چناب نگر میں ڈاکٹر خالد قادیانی کے غیر قانونی تعمیراتی کام پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ تمام مقررین حضرات نے اپنی جماعت، اور شعبہ کی ترجمانی کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم قادیانی دعوت میں شرکت کرنے والوں کا بائیکاٹ کریں گے۔ جمعہ کو صدائے احتجاج بلند کریں گے۔ ۲ دسمبر خطبات جمعہ میں لالیاں، بھوانہ، چنیوٹ شہر میں مذمتی قرارداد پیش کی گئی۔

مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا تبلیغی دورہ جھنگ

۷/نومبر ۲۰۲۲ء بعد نماز ظہر جامعہ عثمانیہ شورکوٹ میں اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد عابد نے فرمائی۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد سلمان اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیانات فرمائے۔ مولانا ساجد عثمانی مولانا مفتی عمر خالد، مفتی طلحہ زبیر اور مولانا محمد بشیر نے اجلاس کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔

۷/نومبر ۲۰۲۲ء جامع مسجد اسماعیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں مرد و خواتین کے اجتماع سے بیان۔

۸/نومبر ۲۰۲۲ء ۱۱ بجے دن ووکیشنل کالج شورکوٹ میں طلباء و اساتذہ سے خطاب فرمایا۔ بعد ازیں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ پانچ سوالات پوچھے گئے، درست جوابات دینے پر ادارہ کے طالب علم حافظ محمد نعمان کو مبلغ ۵۰۰ روپے نقد انعام دیا گیا۔ ۱۲ بجے دن یونائیٹڈ کالج شورکوٹ میں کالج سٹاف اور طلبا سے گفتگو فرمائی۔ بیان کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ پانچ سوالات پوچھے گئے درست جوابات دینے پر طالب علم محمد ساجد کو پانچ سو روپے انعام دیا گیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ مسجد چک بگھڑ شورکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ دستار بندی طلباء منعقد ہوئی جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد سلمان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد مدنی ککی نو شورکوٹ میں پروگرام ہوا۔ جس میں مولانا حافظ محمد علی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر بیانات فرمائے۔

عدالتی فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے دائر اپیلیں واپس

مولانا محمد یاسر

<u>وفاقی حکومت نے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف عدالتی فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے دائر اپیلیں واپس لے لیں۔</u>

پی ٹی آئی کے دور حکومت میں گورنمنٹ کی طرف سے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف ہائی کورٹ کے بہترین فیصلے کو کالعدم قرار دینے کی اپیل کی گئی تھی۔ جس سے گستاخانہ مواد اور گستاخان رسول کو کھلی چھٹی مل جاتی۔ یہ انکشاف ہونے پر علماء کرام اور وکلا حضرات کے وفد نے مرکز مفتی محمودؒ پشاور میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے ملاقات کی۔ علماء کا وفد عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا عابد کمال کی قیادت میں ہردلعزیز شخصیت چاچا عنایت پشاوری، مولانا بصیر خان حقانی، جناب حاجی سراج منیر اور جناب عابد علی پر مشتمل تھا، جبکہ وکلاء کے وفد میں جناب عیسیٰ خان خلیل، جناب مولانا شمس الحق، جناب جہانزیب شنواری اور دیگر شامل تھے۔ قائد جمعیت سے درخواست کی گئی کہ آپ موجودہ وزیراعظم سے بات کریں کہ وفاقی حکومت یہ اپیلیں واپس لے، قائد جمعیت کی کوشش سے ۶ دسمبر ۲۰۲۲ء کو اپیلیں واپس لینے کا نوٹیفکیشن جاری ہوگیا۔

تفصیلات کے مطابق پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے نے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کی تھیں۔ سربراہ جے یو آئی مولانا فضل الرحمٰن نے وزیراعظم سے رابطہ کر کے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ جس کے بعد وزیراعظم نے وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کو ہدایت جاری کی۔ ویب ڈیسک اسلام آباد وفاقی حکومت نے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں اپیلیں واپس لے لیں۔

جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی درخواست پر وزیراعظم شہباز شریف نے وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کو سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی ہدایت جاری کی۔ تفصیلات کے مطابق سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے ۱۹؍جون ۲۰۲۱ء کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں اپیلوں کی سماعت آج منگل کو ہوئی۔ فاضل جسٹس سید منصور علی شاہ اور فاضل جسٹس عائشہ

اے ملک پر مشتمل سپریم کورٹ کے دو رکنی بینچ نے وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کی جانب سے دائر کی گئیں تین اپیلوں کی سماعت کی۔ وفاقی حکومت کی جانب سے ڈپٹی اٹارنی جنرل اور فریق مخالف کی جانب سے جسٹس (ر) شوکت عزیز صدیقی فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سینئر قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ بھی وفاق کی طرف سے خصوصی طور پر فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سماعت کے آغاز پر کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ موجودہ وفاقی حکومت نے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ وفاقی حکومت گزشتہ دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلوں کی پیروی نہیں کرنا چاہتی۔ لہٰذا فاضل عدالت مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کی اجازت دے۔ اس حوالے سے ہم نے تحریری درخواست بھی دائر کی ہے۔ کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ کی استدعا کو منظور کرتے ہوئے فاضل عدالت نے وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کی جانب سے گزشتہ دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کی بنیاد پر خارج کر دی۔ اس موقع پر تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ پاکستان کے مرکزی صدر علامہ قاری نوید مسعود ہاشمی، تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ علامہ حافظ سعد حسین رضوی، اہل سنت والجماعت کے علامہ اورنگزیب فاروقی اور دیگر مذہبی رہنماء بھی احاطہ عدالت میں موجود تھے۔

واضح رہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف سے رابطہ کر کے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کی جانب سے سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کے متعلق قانونی نکات پر غور کے لئے معروف قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ کو بھی خصوصی طور پر کوئٹہ سے اسلام آباد طلب کیا تھا۔ وزیراعظم نے سربراہ جے یو آئی کی جانب سے رابطے کے بعد وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کو گزشتہ دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی ہدایت جاری کی۔

حکومت کی طرف سے دائر اپیلوں کو واپس لینے کا فیصلہ خوش آئند ہے اور اس تمام تر معاملے میں سربراہ پی ڈی ایم مولانا فضل الرحمٰن اور راو عبدالرحیم ایڈوکیٹ کا کردار بہت اہم رہا ہے اور ان اپیلیوں کو واپس لینے کا کریڈیٹ ان دونوں شخصیات کو سب سے زیادہ جاتا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کی جانب سے حکومت کو دی جانے والی ڈائریکشنز پر عمل درآمد شروع کیا جائے اور ساتھ میں سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کو روکنے کے حوالے سے ٹھوس حکمت عملی بھی بنائی جائے۔

Most Immediate/
Court Case /
By Special Messanger.

Government of Pakistan
Ministry of Information Technology and Telecommunication

DIGITAL PAKISTAN

***

F. No. 7-20/2020-Legal

Islamabad the 6th December, 2022

Subject: **CPLAs No. 5464, 5465 & 5466 of 2021 AGAINST ORDER DATED 09-06-2021 PASSED BY THE HONOURABLE LAHORE HIGH COURT, LAHORE IN W.P.NOS.67129/2020, 3110/2020 & 67329/2020 FILED BY "LUQMAN HABIB AND OTHERS VS FEDERATION OF PAKISTAN ETC".**

The Undersigned is directed to convey that competent authority has decided to withdraw CPLAs No. 5464, 5465 & 5466 of 2021 with immediate effect.

2. It is therefore, requested to please take necessary action for withdrawal of above mentioned CPLA's without any delay, please.

3. This has been issued with consent and approval of the Competent Authority.

(Asif Mahmood)
Head Legal Cell
Ph#9214906

Mr. Rashdeen Nawaz Kasuri,
Additional attorney General for Pakistan,
Supreme Court of Pakistan,
Islamabad.

Copy to:-

- PSO to Secretary, MOIT&T, Islamabad.
- PSO to Secretary Ministry of Law and Justice, Islamabad.
- PS to Member (Legal), MOIT&T, Islamabad.

سالانہ ختم نبوت اجتماع ضلع صوابی

مولانا نعیم اللہ حقانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے زیرنگرانی سالانہ دوروزہ ختم نبوت اجتماع ۱۲ر نومبر ۲۰۲۲ء ظہر کو شروع ہو کر ۱۳ر نومبر عصر کو بخیرو عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! اجتماع کا سارا احاطہ تقریباً ڈیڑھ سو کنال زمین پر محیط تھا۔ جو کہ خانقاہ شمسیہ نقشبندیہ سے مغرب کی جانب تھا۔ پنڈال کی دائیں جانب کینٹین اور اس سے آگے وضو و استنجاء کا انتظام تھا۔ بائیں جانب مجلس ذکر، لقطہ اور دیگر شعبات میں خدمت کرنے والوں کے لئے کیمپ بنائے گئے تھے۔ مختلف شعبوں میں تقریباً سترہ سو ۱۷۰۰ر خدام نے حصہ لیا۔

پروگرام کی اول تا آخر صدارت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا شیخ اعزاز الحق نے کی۔ مفتی غنی الرحمٰن اور مفتی رسال محمد نے سٹیج چلانے کے فرائض سرانجام دیے۔ ابتدائی کلمات مفتی رسال، تلاوت کلام پاک قاری بلال، نعت شریف قاری شاہ حامد نے پیش کی۔ اس کے بعد پیر طریقت رہبر شریعت حضرت شیخ اعزاز الحق نے ختم خواجگان کیا۔ عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا اسداللہ جان المظہری نواسہ و علمی جانشین حضرت ڈاگئی باباجی نے خطاب کیا۔ پھر مولانا عطاء الحق درویش جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کا پرمغز بیان ہوا۔ نماز مغرب کے بعد مولانا قاضی ارشد الحسینی نے بیان اور اجتماعی ذکر و دعا فرمائی۔ حافظ واصف الرحمٰن اور حافظ نادر شاہ نے نعت شریف پیش کی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید الرحمٰن ابن حضرت دیر باباجی دارالعلوم حقانیہ کا پُرمغز مفصل بیان ہوا۔ جس میں ختم نبوت کی اہمیت، ردِ قادیانیت اور موجودہ حالات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ اس نشست کا آخری خطاب مردِ مجاہد حضرت مولانا قاری اکرام الحق کا ہوا۔ آپ نے ردِ قادیانیت پر مفصل گفتگو فرمائی اور آخر میں سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

اتوار ۱۳ر نومبر کو بعد از نماز فجر درس قرآن ہوا۔ شیخ القرآن حضرت مولانا قاری احسان الحق نے سورۃ المؤمنون کی پہلی رکوع پر درس دیا اور مؤمنوں کی صفات بیان فرمائی۔ اس کے بعد اگلی نشست ۱۳ر نومبر صبح نو بجے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد ریاض مدنی نے کی، نعت خوانی ہوئی۔ اس کے بعد مولانا مفتی نصیر محمد حقانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی، مولانا پیر حزب اللہ جان، مرکزی مبلغ و راہنما حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالہادی گندف، شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل علی حقانی مرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام، شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک حضرت مولانا انوار الحق، شیخ القرآن حضرت مولانا نور الہادی المعروف حق صاحب کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور تحریک ختم نبوت اسمبلی کی کاروائی اور اس میں اکابر علماء کرام کی کردار پر مفصل گفتگو فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد دو بجے آخری نشست کا آغاز ہوا۔ حافظ واصف الرحمٰن اور حافظ انیس الرحمٰن قریشی نے حمد، نعت اور پھر دیوبندیت پر فخر سے متعلق نظم پیش کی۔ اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی خیبر پختونخواہ اور پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا شیخ اعزاز الحق کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مولانا شیخ اعزاز الحق نے رقت آمیز دعا فرمائی۔

مسافران آخرت

حضرت مولانا خورشید احمد: جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث مولانا خورشید احمد ۷ انومبر ۲۰۲۲ء کو انتقال کر گئے۔ آپ انتہائی سادہ، وفا شعار اور باعمل عالم دین تھے، تقریباً پچیس سال تک اپنی مادر علمی میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ صوم وصلوٰۃ کے اتنے پابند تھے کہ آپ کے بارے میں مشہور تھا کہ آپ فقہی لحاظ سے نماز میں صاحب ترتیب تھے۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نے خیر الباری کے نام سے اور شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق نے الخیر الساری کے نام سے شروحات لکھیں جن کو مرتب کرنے کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔

حضرت مولانا محمد یعقوب جالندھری: ۹ دسمبر ۲۰۲۲ء کو انتقال کر گئے۔ آپ ۱۹۶۵ء میں حضرت مولانا محمد اسحاق جالندھری کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ قاسم العلوم سے دورہ حدیث کیا۔ جامعہ خیر العلوم، شہداء الخیر ممتاز آباد میں تقریباً آٹھ سال والد محترم کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ بعدازاں پیپلز کالونی میں جامعہ دار العلوم عثمانیہ کی بنیاد رکھی اور تادم زیست دینی خدمات میں مصروف رہے۔ جمعہ کے دن عصر کے فرائض سے قبل سنتیں ادا کرتے ہوئے مسجد میں ہی اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

حضرت مولانا فداء الرحمٰن: جامعہ قاسم العلوم ملتان کے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد اکبرؒ کے منجھلے فرزند مولانا فداء الرحمٰن چند ماہ علیل رہنے کے بعد ۱۱ر دسمبر ۲۰۲۲ء کو انتقال کر گئے۔ آپ نے تقریباً پچیس سال جامعہ قاسم العلوم کی خدمت میں گزارے۔ جامعہ کے دفتر کے ناظم بھی رہے۔ اپنے آبائی علاقہ لکی مروت میں والد گرامی کے جوار میں محو استراحت ہوئے۔

اللہ پاک تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

تبصرہ کتب

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا اللہ وسایا

نام کتاب: حیات انبیاء علیہم السلام: مکمل نام: صراط المنعمین فی حیات الانبیاء والمرسلین المعروفہ تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام: تالیف: شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہم: ضخامت: جلد اوّل صفحات: ۴۰۰: جلد دوم صفحات: ۷۳۸: کتب فتاوی سائز: ملنے کا پتہ و ناشر: ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان: رابطہ نمبر: 0300-7301239!

بڑے سائز کے گیارہ سواٹھائیس صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل اس کتاب کے آٹھ ابواب قائم کئے ہیں۔ ہر ایک جلد چار چار ابواب کو محیط ہے۔ جلد اوّل کے آغاز میں مقدمۃ الکتاب ہے جو کئی بنیادی مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد باب اوّل میں عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام پر بیاسی ۸۲ آیات مبارکہ سے استدلال کیا گیا ہے اور ہر قرآنی دلیل اپنے اندر حقائق ومعارف کی وہ روشنی رکھتی ہے جو ایمان کو جلا بخشتی ہے۔ مطالعہ کے وقت قاری کا رواں رواں ایمان کی روشنی کا محبط بنتا محسوس ہوتا ہے۔ باب دوم میں عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام پر ایک سو چوالیس ۱۴۴/احادیث مبارکہ کو استدلال میں پیش کیا ہے۔ باب سوم میں خطبہ صدیق اکبرؓ اور اجماع صحابہ سے استدلال کیا ہے۔ باب چہارم میں عقیدہ حیات انبیاء پر صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ اسلام کے آثار واقوال پر ایک سو اٹھاون عبارات کو باحوالہ قلمبند کیا گیا ہے۔

دوسری جلد پانچویں باب سے شروع ہوتی ہے۔ باب پنجم میں خیر القرون سے الیٰ یومنا سترہ سو سنتالیس ۱۷۴۷ عبارات کو اس عقیدہ پر بطور استشہاد کے باحوالہ نقل کیا گیا ہے۔ باب ششم میں علماء دیوبند کی چار سو چون عبارات کو باحوالہ کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ باب ہفتم میں قبر کی حیات وعذاب وثواب پر اجماع کے حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں۔ باب ہشتم میں منکرین کا حکم نقل کیا گیا ہے۔

کتاب کے اس سرسری جائزہ کے نتیجہ سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ پوری کتاب کس طرح خالص علمی ذخیرہ سے مملو ہے۔ اس عقیدہ سے متعلق کوئی ایسی بحث نہیں جس پر سیر حاصل محاکمہ قائم نہیں کیا گیا۔ کوئی ایسا اعتراض نہیں جس کو علمی طور پر اٹھایا نہیں گیا۔ ہمارے ملک میں جب سے اس مسئلہ پر بحث ومباحثہ کا آغاز ہوا۔ بلاشبہ اس پر بیسیوں کتب اثبات ورد میں لکھی گئیں۔ لیکن یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب اپنے اندر بہت جامعیت رکھتی ہے۔ جو بحث کسی کتاب میں رہ گئی تھی۔ اس کتاب نے

ان تمام مباحث کو اپنے اندر ایسے سمولیا ہے سونے پر سہاگہ کا منظر قائم کر دیا ہے۔ کم ترک الاوّلون للآخرون کا مصداق ہے۔ پوری کتاب لائق مطالعہ، قابل فکر اور باعث تبریک ہے، مطالعہ کرتے ہوئے وہ علمی حقائق ومعارف سامنے آتے ہیں کہ پڑھنے والے پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ امید ہے کہ محبت وبغض سے خالی ہو کر محض استفادہ کے ارادہ سے جو اس کا مطالعہ کرے گا وہ خالی نہیں رہے گا۔ مطالعہ شرط ہے اور مؤلف مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جو بیڑا اٹھائی اسے کوہ قامت کر دیا۔ مؤلف لائق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے جو دعویٰ قائم کیا اسے مبرہن ومدلل کر کے خصم کو ششدر کر دیا۔ مؤلف قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے اپنی کشتی کو ساحل مراد پر کامیابی سے کیا اتارا کہ فتح وکامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ پڑھیے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

امی نبی ﷺ: مؤلفہ: محترمہ پروفیسر منور رؤف: صفحات: ۲۶۶: قیمت: ۳۰۰ روپے: ملنے کا پتہ: ادارہ دارالقرآن نزد مسجد امیر حمزہ جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی: رابطہ نمبر: **03017941493**!

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر چودہ صدیوں سے تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اس سلسلہ سے جہاں آپ ﷺ سے محبت وعقیدت میں اضافہ ہوتا ہے وہاں سیرت طیبہ ﷺ کے کئی نئے گوشے بھی سامنے آرہے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی زیر نظر کتاب ’’امی نبی‘‘ ہے۔ جس کی مؤلفہ محترمہ منور صاحبہ سابق صدر شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی ہیں۔ موصوفہ نے یہ کتاب عشق رسالت ﷺ میں ڈوب کر لکھی ہے اور حضور ﷺ بحیثیت محسن انسانیت، حضور ﷺ بحیثیت محسن نسواں، حضور ﷺ بحیثیت عادل و قانون ساز، حضور ﷺ بحیثیت سربراہ مملکت جیسے عنوانات سے مزین کر کے کتاب کی افادیت بڑھادی ہے۔ آپ نے کتاب کے آخر میں ان کتابوں کا ذکر کیا جن سے آپ نے اپنی اس کتاب کے لئے استفادہ کیا ہے، جو کہ ایک اچھے لکھاری کی صفت حسنہ ہے۔ اسی طرح جن مقالہ جات سے استفادہ کیا ہے ان کو بھی ذکر کر دیا ہے۔ گویا کتاب عمدگی کے اعتبار سے تمام تر خوبیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ (مولانا عتیق الرحمٰن)

مفتی زین العابدین ایک عہد ساز شخصیت: مؤلف: مفتی محمد شاہد محمود: صفحات: ۱۹۲: ملنے کا پتہ: شہزاد سنز پبلی کیشنز امین پور بازار فیصل آباد: رابطہ نمبر: **03008787870**!!

حضرت مفتی زین العابدینؒ کے حالات زندگی کو اس کتاب کے اندر جمع کر دیا ہے۔ مولف نے اس کتاب کو تین ابواب میں مشتمل کیا ہے، ہر باب کے تحت تین فصول قائم کی ہیں۔ پہلے باب میں مفتی صاحبؒ کے حالات زندگی، دوسرے باب میں سیاسی و دینی حالات وخدمات اور تحریک ختم نبوت کے کردار کو جبکہ تیسرے باب میں اصلاحی وفقہی خدمات کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ان حضرات کے لئے جو شخصیات کے مطالعہ کا ذوق رکھتے ہیں ایک انمول تحفہ ہے۔ بہت ہی عمدہ کاغذ اور ٹائٹل سے مزین ہے۔ (مولانا عتیق الرحمٰن)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۶؍اکتوبر۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد مکی افضل روڈ شورکوٹ کینٹ میں عظیم الشان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس میں مسلک بریلوی اور مسلک اہلحدیث کی نمائندگی بھی ہوئی۔ اس موقع پر سالانہ مقابلہ مضمون نویسی میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اور مدرسہ دارالعلوم مکی کے ۵طلباء کی دستاربندی بھی کی گئی۔ مولانا عبدالکریم ندیم، مجاہد ختم نبوت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد سلیمان، ترجمان مسلک اہلحدیث مولانا شیخین توحیدی، ترجمان مسلک بریلوی مولانا محمد مشہود نقشبندی، ننھا مجاہد محمد سویبط بن شفیق نے عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع بہت مفصل ومدلل انداز میں بیانات کئے۔ استاذ القراء مولانا قاری سید انوارالحسن شاہ بخاری نے خوبصورت انداز میں تلاوت قرآن پاک سے دلوں کو جلا بخشی۔ جناب حافظ ابوہریرہ نے خوبصورت انداز میں نعتیہ کلام اور ختم نبوت ترانوں سے مجمع کو گرمایا۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں جناب قاری سلیم اللہ یاسین، قاری غلام شبیر سیال، قاری محمد عابد، حافظ محمد ایمن، قاری نویدالرحمٰن، حافظ محمد وقاص، مولانا محمد ضرار معاویہ، حافظ محمد عدنان، حافظ محمد حنبل نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام ۱۵؍اکتوبر۲۰۲۲ء بعد نماز ظہر تا رات گئے تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوٹکی سید نور محمد شاہ اور زیرنگرانی مرکزی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت جناب علی سرور گھوٹو، جناب علی محمد، سنگھڑ اور جناب گلزار احمد چنا نے پیش کیا۔ بعد نماز ظہر مولانا محمد ہارون چنا، مولانا محمد عظیم بھٹو اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عصر حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیل سے بیان فرمایا۔ بعد نماز مغرب مولانا حسن شاہ حیدری اور مولانا عبدالقیوم ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء مولانا محمد راشد حمادی ٹنڈوآدم، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا صبغت اللہ جوگی کے

بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے سید نور محمد شاہ مولانا محمد یوسف شیخ، حاجی غلام رسول سانگی، مولانا محمد عظیم، جناب نصیر احمد چاچڑ، مولانا امیر حمزہ چاچڑ، مولانا نور محمد لکھن اور بھائی محمد عارف نے بھرپور محنت کی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پروآ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲؍اکتوبر۲۰۲۲ء جامعہ محمدیہ پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری طلحہ احمد نے کی، مختلف شعراء کرام نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ صدارت مولانا عبدالغنی ومولانا محمد عمر مہتمم جامعہ محمدیہ نے فرمائی، سرپرستی قاضی عبدالرحمٰن، مفتی داؤد، مولانا مجیب الرحمٰن نے کی۔ جب کہ ضلعی امیر مولانا محمد طارق، ضلعی ناظم عمومی مولانا قاضی عبدالحلیم، مولانا اسلم معاویہ وقاری احسان احمد، رہنما جمعیت علماء اسلام قاری محمد عمیر فاروقی، مولانا عبدالصمد، مولانا ساجد محمود، مولانا خالق داد، مفتی عمران حیدر، مفتی عرفان، قاری نذیر احمد، مولانا عمر فاروق علی پوری، تحصیل پہاڑ پور کے امیر قاری کفایت اللہ، ضلعی مبلغ مولانا حمزہ لقمان اور مولانا ہدایت اللہ نے بیانات فرمائے۔ آخری خطاب ودعا مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ہوا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ فتح پور

۲۴؍اکتوبر۲۰۲۲ بروز پیر بعد نماز مغرب جامعہ اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند وارڈ نمبر ۶ فتح پور لیہ میں عظیم الشان سیرت النبی ﷺ جلسہ مولانا قاری محمد ایوب طاہر کی نگرانی میں منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری اسد مدنی کی تلاوت سے ہوا، نعتیہ کلام مولانا اللہ دتہ ساقی بھکر نے پیش کیا، اسٹیج کے فرائض مفتی محمد عثمان زاہد نے سرانجام دیئے، جلسہ سے مولانا قاضی احسان احمد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، مولانا صفی اللہ جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام پنجاب، حضرت مولانا غلام محمد فیصل آباد، حافظ محمد قاسم ایوب، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خطابات ہوئے، پیر طریقت مخدوم زادہ حضرت مولانا سید زکریا شاہ کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ تحفظ ختم نبوت گرمانی شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳ نومبر ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر گرمانی شہر ضلع کوٹ ادو میں مولانا محمد یوسف سہو کی زیرنگرانی تحفظ ختم نبوت جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد عمر قریشی کوٹ ادو، مولانا مغیرہ قمر قصبہ گجرات، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کے خطابات ہوئے، مولانا قاری محمد حماد مدنی گرمانی کوٹ ادو، مولانا پیر عامر، مولانا ضیاء الرحمٰن ودیگر علمائے کرام وتاجر حضرات نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس وزیر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وزیر آباد کے زیرِ اہتمام ۴نومبر۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء مرکزی مسجد مین بازار وزیر آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا رفیق عابد علوی امیر عالمی مجلس وزیر آباد، مولانا ابوبکر حسان، مولانا عطاء الرحمٰن تونسوی، مولانا لقمان تجمل اور مولانا مظفر حمید وٹو کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت، سیرت امام مہدی، حیات مسیح اور فتنہ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر مفصل خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اٹھارہ ہزاری

مؤرخہ ۷/نومبر۲۰۲۲ء بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد ذوالنورین روڈ و سلطان تحصیل اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نعتیہ کلام اور ترانہ ختم نبوت جناب عبدالمنان قادری نے پیش کیا جب کہ مولانا محمد سلمان مبلغ جھنگ اور استاذ الحدیث مولانا محمد اسلم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس چک ۲۰ گھگھ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

مؤرخہ ۸/نومبر۲۰۲۲ء بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام چک ۲۰ گھگھ تحصیل شورکوٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تلاوت قاری عرفان احمد، جناب حافظ فیصل حیدری نے پیش کی۔ جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد سلمان مبلغ جھنگ، مولانا پیر سید فخر عالم شاہ، مولانا نعمان ضیاء فاروقی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سانگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علماء اسلام سانگی کے زیر انتظام ۱۷نومبر۲۰۲۲ء بعد نماز عصر تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر نگرانی مولانا محمد حامد عباسی اور زیر صدارت مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت حاجی امداداللہ فلپوٹو نے پیش کیا علماء کرام میں مولانا محمد حامد عباسی جناب حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا توصیف احمد جالندھری اور مولانا محمد راشد حمادی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سنجر چانگ ضلع ٹنڈو الہ یار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بکاوش مولانا محمد علی صدیقی مرحوم ۲۰۱۱ء سنجر چانک میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اجراء ہوا۔ امسال گیارہویں سالانہ تحفظ ختم نبوت و دستار فضیلت کانفرنس

۱۸؍نومبر۲۰۲۲ء کو بعد نماز عشاء سنجر چانک میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا محمد سلیم مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور اور سرپرستی ونگرانی مفتی محمد عرفان و مولانا راشد محبوب نے کی۔ کانفرنس کا آغاز مولانا حسین احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد ونعت کی سعادت حافظ حذیفہ کریم اور حافظ محمد وسیم نواز بہاول پور نے حاصل کی۔ مولانا خان محمد پٹھان نے سندھی زبان میں شیریں بیان کیا۔ مولانا قاری محمد کامران، مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی اور مولانا راشد مدنی رحیم یار خان کے خصوصی بیانات ہوئے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کام شروع کیا ہے الحمدللہ کئی خاندان مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوچکے ہیں۔ اس کاوش میں مرحوم مولانا محمد علی صدیقی، مولانا قادر نقشبندی، مولانا توصیف احمد حال مقیم چناب نگر، مفتی محمد عرفان، مولانا راشد محبوب اور مولانا مختار احمد شامل ہیں۔ کانفرنس کی تیاری میں مبلغ ختم نبوت مولانا ابرار شریف، مولانا بلال احمد بھان مہتمم مدرسہ خاتم النبیین سنجر چانگ، مفتی ذوالفقار علی، مفتی حذیفہ اختر، مولانا کاشف حنفی اور مولانا عبداللہ نقشبندی نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ماہانہ ختم نبوت پروگرام پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیر انتظام ۲۰؍نومبر۲۰۲۲ء بعد نماز ظہر تا عصر مرکز ختم نبوت پنوعاقل میں ماہانہ ختم نبوت پروگرام زیر صدارت حضرت مولانا حاجی محمد حسن جتوئی زیر نگرانی جناب حافظ عبدالغفار شیخ منعقد ہوا پروگرام کا آغاز جناب حافظ عبدالغفار شیخ کی تلاوت سے ہوا مولانا توصیف احمد جالندھری نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم مولانا عبدالطیف اشرفی، سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کے مختصر بیان کے بعد مہمان خاص حضرت مولانا سید امین الدین پاشا مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے ختم نبوت کے حوالے سے بیان فرمایا۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۲۶؍نومبر۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب مدرسہ فیض العلوم مسجد میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت امیر عالمی مجلس گھوٹکی حضرت سائیں سید نور محمد شاہ نے اور نگرانی ناظم گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ تلاوت و ہدیہ نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے ختم نبوت اور فتنہ مرزائیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث اور پنوعاقل کے خوش الحان خطیب مولانا عبدالشکور سومرو نے خطابات کئے۔ مولانا سید نور محمد شاہ کی دعا کے ساتھ کانفرنس کا اختتام ہوا۔

ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورسز بدین، تھرپارکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین، تھرپارکر کے زیراہتمام ۲۵ تا ۳۰ نومبر۲۰۲۲ء دس (۱۰) مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر تربیتی کورسز منعقد کئے گئے، کورسز کے تمام اسباق ضلع شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ ختم نبوت مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے بذریعہ پروجیکٹر پڑھائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین وتھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال نے بیانات کے ذریعہ قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ الحمد للہ کثیر تعداد میں مسلمان مستفید ہوئے۔ کورسز کی اجمالی رپورٹ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ۲۵ نومبر۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء مسجد عثمان غنیؓ، حیدرٹاؤن بدین میں بکاوش قاضی احسان احمد قریشی اور زیرسرپرستی حافظ عبدالحمید آرائیں۔ (۲) ۲۶ نومبر بعد نماز ظہر مسجد گالہاؤ بجیر (تحصیل ڈیپلو) میں ایک روزہ کورس زیرسرپرستی مولانا عطاء الرحمٰن نوتیار وزیرنگرانی مولانا جلال الدین بجیر۔ (۳) بعد نماز عشاء مسجد بلالؓ ڈیپلو (سٹی) میں زیرسرپرستی مفتی فیاض انورکلر وبکاوش حافظ نیک محمد کلر۔ (۴) ۲۷ نومبر صبح دس بجے مدرسہ تعلیم القرآن (للبنات) مٹھی سٹی میں زیرسرپرستی مولانا محمد نواز۔ (۵) بعد ظہر بلالؓ مسجد (تبلیغی مرکز مٹھی)۔ (۷) بعد نماز عشاء مولانا لیاقت علی بجیر کے زیرنگرانی جامع مسجد محمدی اِسلام کوٹ محلّہ بجیر۔ (۷) ۲۸ نومبر بعد نماز ظہر جامع مسجد مدرسۃ الحق مدرسۃ الاسلام نگرپارکر زیرنگرانی قاری احمد علی درس۔ (۸) بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ سالٹ ریفائنری موکھئی (ڈانو داندل) زیرنگرانی قاری حمیر علی ومحترم محمد عمران۔ (۹) ۲۹ نومبر بروز منگل جامع مسجد مبارک رِند تحصیل چھاچھرو بعد نماز عشاء بکاوش محمد آصف رِند۔ (۱۰) ۳۰ نومبر بروز بدھ بعد نماز عشاء جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھاچھرو (سٹی) زیرسرپرستی مفتی محمد آدم سمیجو وزیرنگرانی حافظ امتیاز احمد بجیر منعقد ہوئے۔

سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس کندکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام جامع مسجد ختم نبوت گل شیر محلّہ کندکوٹ میں ۲/دسمبر۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندکوٹ حضرت مولانا رحیم بخش چاچڑ نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حضرت قاری حمیداللہ کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت محترم جناب سانول میرانی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر، مولانا رحیم بخش سومرو، مولانا عبدالرحیم پٹھان، مولانا سید حبیب اللہ شاہ اور دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا قاضی فضل اللہ نے ادا کئے۔

تحفظ ختم نبوت انعام گھر گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تیسرا سالانہ ختم نبوت انعام گھر ۸ دسمبر ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب شہنائی پیلس جی ٹی روڈ میں منعقد ہوا۔ انعام گھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، خطیب گوجرانوالہ مولانا عبدالواحد رسولنگری، اسلامی اسکالر متین خالد، مولانا مفتی محمد جمیل امیر عالمی مجلس حافظ آباد اور مولانا محمد عاف شامی مبلغ گوجرانوالہ نے خطابات کئے۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت انعام گھر کے انعقاد سے قادیانیوں کی سازشوں اور ان کے عقائد سے آگاہی ملتی ہے، اس لئے اس طرح کے پروگرامز کا انعقاد ضروری ہے۔ کامیاب ختم نبوت انعام گھر کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ ختم نبوت انعام گھر کی کامیابی کے لئے مولانا قاری یوسف عثمانی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس گوجرانوالہ، مولانا عزیز الرحمٰن شاہد، چوہدری بابر رضوان باجوہ ممبر امن کمیٹی، مولانا محمود الرشید قدوسی، مولانا فضل الہادی، مفتی عبدالواجد، مولانا شیراز نوید و مولانا حماد ارشد راہنما سوشل میڈیا ٹیم،، پروفیسر حافظ محمد انور اور سید احمد حسین زید نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ختم نبوت انعام گھر میں شرکاء کو سائیکل، سلائی مشین، جوسر مشین، نقدی اور دیگر قیمتی انعامات سوالوں کے درست جوابات پر پیش کئے گئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کے تاریخ ساز دن کے حوالے سے چک نمبر ۶۰، ۶۱/ ایم ایل بھکر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت وخطابات کئے۔ مولانا علامہ اصغر نورانی جمعیت علمائے پاکستان، مولانا ذکاء اللہ خالد رہنما جمعیت اہلحدیث بھکر، خطیب اسلام مولانا قاری کفایت اللہ لیہ، ڈاکٹر دین محمد فریدی بزرگ رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا عبدالماجد حیدری منکیرہ، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا نے خطابات کئے۔ ہدایہ نعت حافظ رانا محمد صادق، رانا ابراہیم، جہانگیر خان، معروف نعت خواں جناب طاہر بلال چشتی نے پیش کئے۔ نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ اور قاری اسماعیل فاروقی نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے قراردادیں پیش کیں۔ آخر میں قادیانیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس میں قاری حمید احمد بھکر، مولانا قمر اقبال سیفی، مولانا محمود الحسن فریدی، مولانا مظاہر ۲۱۷، مولانا عامر ۹۳/ ایم ایل، مولانا بلال، مولانا محمد یوسف سرائے مہاجر، مولانا عبدالرشید جمپ پلی اڈہ، مولانا محمد عامر سندھی، مولانا ذکاء الرحمٰن، مولانا محمد اسلم مسلم کوٹ، قاری عبدالغفار ۲۵۹ چک، سعید خان نیازی و دیگر سیاسی مذہبی رہنماؤں سمیت علاقہ بھر کے علمائے کرام نے شرکت کی۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

سالانہ 30واں

ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ سادسہ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ✵ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا، جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار ہوگی ✵ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ ✵ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

زیر سرپرستی
حضرۃ پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل
مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بتاریخ

25 فروری 2023ء تا 19 مارچ 2023ء

درخواستوں کیلئے پتہ
منجانب شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1 تا 25 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	6600
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	200
15	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
16	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
17	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	250
18	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
19	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	200
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

قیمت سالانہ -/300 روپے